



لاہور

ہفت روزہ

ندائے خلافت

www.tanzeem.org

تنظیم اسلامی کا ترجمان

مسلسل اشاعت کا
34 واں سال

تنظیم اسلامی کا پیغام
خلافت راشدہ کا نظام

3 تا 9 صفر 1447ھ / 29 جولائی تا 4 اگست 2025ء

اس شمارے میں

خصوصی منصب، خصوصی تقاضے

اقامت دین کا کام درحقیقت ایک انقلابی جدوجہد (Revolutionary Struggle) کا متقاضی ہے۔ ایک قائم شدہ نظام کو تیغ و برتن سے اکھاڑ کر اس کی جگہ ایک صالح نظام کو قائم کرنے کے تقاضے بالکل مختلف ہوتے ہیں۔ یہ انقلاب صرف دعوت و تبلیغ اور وعظ و نصیحت سے نہیں آتا۔ اگرچہ اس میں بھی آغاز دعوت و تبلیغ اور وعظ و نصیحت ہی سے ہوگا اور اس میں تذکیر بھی ہوگی، تبشیر بھی اور انداز بھی ہوگا، لیکن اس کا ہدف یہ ہوگا کہ ان تمام کاموں کے نتیجہ میں ایک انقلابی جمعیت فراہم کی جائے، اسے منظم کیا جائے، اس کی تربیت کی جائے اور اس میں وہ تمام ضروری اوصاف پیدا کئے جائیں جو کسی انقلابی جماعت کے لیے لازم اور ناگزیر ہیں۔۔۔۔ اور جب اس جمعیت میں مطلوبہ نظم اور ڈسپلن پیدا ہو جائے تو پھر اسے نظامِ باطل سے نکل دیا جائے۔ بقول علامہ اقبال۔

بانہ درویشی در ساز و دمام زن!

چوں پختہ شوی خود را بر سلطنت جم زن!

منہج انقلاب نبوی
ڈاکٹر اسرار احمد

مسجد اقصیٰ کی حرمت اور فلسطینی مسلمانوں
کو اپنی دعاؤں میں شامل رکھیں!

مقبوضہ کشمیر اور مقبوضہ فلسطین

توہین رسالت و مقدرات

پورٹوگال فلک بلاس فیمنی اور اسلام آباد
بانی کورٹ کا متنازعہ فیصلہ

امیر تنظیم اسلامی کا خصوصی پیغام

بے کسی ہائے تماشا کہ
نہ عبرت ہے نہ ذوق

استیقام پاکستان اور امریکی صدور کا کردار



کفار اور مشرکین پر اللہ تعالیٰ کا عذاب

المصدر
الکتاب والسنن 1143

آیات: 52 تا 54

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

﴿سُورَةُ الْعَنْكَبُوتِ﴾

قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ شَهِيدًا ۖ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَالَّذِينَ آمَنُوا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوا بِاللَّهِ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿٥٢﴾ وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ ۖ وَلَوْلَا أَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَاءَهُمُ الْعَذَابُ ۖ وَلَيَأْتِيَنَّهُمْ بَغْةٌ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٥٣﴾ يَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ ۖ وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيطَةٌ بِالْكَافِرِينَ ﴿٥٤﴾

آیت: ۵۲ ﴿قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ شَهِيدًا﴾ (اے نبی ﷺ!) آپ کہہ دیجیے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ کافی ہے بطور گواہ۔

﴿يَعْلَمُ مَا فِي السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ﴾ ”وہ جانتا ہے، جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔“
﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوا بِاللَّهِ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ﴾ ”اور وہ لوگ جو باطل پر ایمان رکھتے ہیں اور اللہ کا کفر کرتے ہیں یقیناً وہی خسارہ پانے والے ہیں۔“

آیت: ۵۳ ﴿وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ ۖ وَلَوْلَا أَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَاءَهُمُ الْعَذَابُ ۖ﴾ ”یہ لوگ جلدی مچا رہے ہیں عذاب کی۔ اور اگر (پہلے سے) ایک وقت معین طے نہ ہو چکا ہوتا تو ضرور ان پر عذاب آچکا ہوتا۔“

﴿وَلَيَأْتِيَنَّهُمْ بَغْةٌ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ﴾ ”اور وہ ان پر اچانک آجائے گا اور انہیں پتا بھی نہیں چلے گا۔“

آیت: ۵۴ ﴿يَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ ۖ﴾ ”یہ لوگ عذاب کے لیے جلدی مچا رہے ہیں۔“

﴿وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيطَةٌ بِالْكَافِرِينَ﴾ ”حالانکہ جہنم ان کافروں کا گھیراؤ کر چکی ہے۔“

جہنم کی آگ ایک غیر مرئی چیز ہے اس لیے انہیں یہ نظر نہیں آ رہی، لیکن حقیقت میں یہ انہیں چاروں طرف سے گھیر چکی ہے۔



مسلمان کسی مسلمان پر نہ خود ظلم کرے نہ کسی اور کو کرنے دے

درس
حدیث

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما أن رسول الله ﷺ قال: ((الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ ۚ وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ ۚ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِنْ كُرْبَاتٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) (متفق عليه)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، پس اس پر ظلم نہ کرے اور نہ ظلم ہونے دے۔ جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرے، اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت پوری کرے گا۔ جو شخص کسی مسلمان کی ایک مصیبت کو دور کرے، اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کی مصیبتوں میں سے ایک بڑی مصیبت کو دور فرمائے گا اور جو شخص کسی مسلمان کے عیب کو چھپائے، اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کے عیب چھپائے گا۔“

ندائے خلافت

خلافت کی بنیادیں ہوں پھر استوار لاگین سے ڈھونڈ لاساں کا قلاب جگر

تنظیم اسلامی ترجمان نظام خلافت کا نقیب

بانی: اقتدار احمد مدعو

جلد 34 صفحہ 1447
29 جولائی تا 4 اگست 2025ء شماره 28

مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید

مدیر: رضاء الحق

مجلس اذکار: فرید اللہ مروت، محمد رفیق چودھری
وسیم احمد باجوہ، خالد نجیب خان

نگران طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد، طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی

”دارالاسلام“ ملتان روڈ چیمبرک لاہور۔ پوسٹل کوڈ 53800
فون: 35473375-78 (042)
E-Mail: markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36 کے ماڈل ٹاؤن لاہور۔ 54700
فون: 35869501-03 فکس: 35834000
nk@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ: 20 روپے

سالانہ ذریعہ تعاون

اندرون ملک: 800 روپے

بیرون پاکستان

امریکہ: کینیڈا: آسٹریلیا وغیرہ (21,000 روپے)
اٹلی، یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (16,000 روپے)
ڈرافٹ: منی آرڈر یا بے آرڈر
”مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن“ کے عنوان سے ارسال
کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے

Email: maktaba@tanzeem.org

”ادارہ“ کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء
سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

مقبوضہ کشمیر اور مقبوضہ فلسطین

5 اگست 2019ء کا دن تاریخ عالم کے سیاہ ترین ابواب میں ایک اور بھیاں تک باب کا اضافہ تھا، جب غاصب بھارتی حکومت نے مقبوضہ جموں و کشمیر کی خصوصی حیثیت والی آئینی شق 370 اور 35A کو بیک جنبش قلم ختم کر دیا اور مقبوضہ کشمیر کو بھارتی آئین کے تحت ہی دی گئی خصوصی حیثیت کو آنا فنا ختم کر کے کم و بیش ڈیڑھ کروڑ نفوس پر مشتمل جموں، وادی اور لداخ کو یونین ٹیریٹریز قرار دے دیا اور انہیں بھارت میں ضم کر لیا گیا۔ مقبوضہ کشمیر کو جو پہلے ہی مقبوضہ فلسطین کی طرح مسلمانوں کی ایک جیل تھی اُسے مزید جہنم کدہ بنا دیا۔ مقبوضہ کشمیر کی تنظیم نو کے نام پر نیا قانون منظور کر لیا گیا اور اُس کے تحت ہزاروں افراد کو قید کر کے ان کی نقل و حرکت پر پابندیاں عائد کر دی گئیں۔ پورے خطے کو لاک ڈاؤن کا شکار کیا گیا اور تمام تر ذرائع نقل و حرکت اور مواصلات معطل کر دیئے گئے۔ بھارتی حکومت کے اس وحشیانہ اقدام کے تحت 5 اگست 2019ء کے بعد سے مقبوضہ کشمیر میں سینکڑوں مسلمان بچوں، عورتوں، بوڑھوں اور جوانوں کو نہایت بے دردی سے شہید کر کے اپنی سفاکیت کا سر عام مظاہرہ کیا گیا۔ عورتوں اور بچوں سمیت سینکڑوں کو پابند سلاسل کر دیا گیا اور وہ افراد گنتی سے باہر ہیں جنہیں ایسے کالے قانون کی زد میں لایا گیا جس کی رو سے کسی بھی شخص کو بغیر کسی الزام کے غیر معینہ مدت تک قید میں رکھنے کی اجازت ہے۔ سر عام درندگی اور وحشت کا بازار گرم کیا گیا اور یہ سلسلہ آج تک جاری ہے۔ ہسپتالوں میں ادویات اور دیگر ضروری وسائل کی قلت کے سبب ان گنت مریض اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ ڈاکٹر بھی بے بسی کی تصویر بن کر رہ گئے۔ المیہ یہ ہے کہ مظلوم کشمیریوں کا کوئی پرسان حال نہیں۔ مقبوضہ کشمیر کی سیاسی قیادت کو بھی جیلوں میں بند کر رکھا ہے۔ اس اندوہناک سانحہ کو وقوع پذیر ہوئے چھ برس گزرنے کو ہیں اور اب تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مسلم دنیا اور پاکستان بھی شاید بھارت کے 5 اگست 2019ء کے مجرمانہ اقدام پر مکمل بے حسی کا شکار ہو چکے ہیں۔

حقیقت میں آزادی کا جذبہ ایک ایسا جذبہ ہے کہ انسان سر تقبلی پر رکھ کر آگے بڑھتا ہے۔ پھر یہ کہ آزادی کو اگر مذہب کا انکشاف لگ جائے تو موت کو گلے لگانا خواہش بن جاتی ہے۔ گویا شہادت مطلوب و مقصود بن جاتی ہے۔ ماضی قریب میں افغان طالبان اور آج غزہ کی مثالیں سامنے ہیں۔ ایک نیوز چینل کے اینکر نے ایک امریکی سے انٹرویو کے دوران پوچھا کہ امریکہ ایک عظیم قوت ہے لیکن وہ افغان طالبان سے شکست کیوں کھا رہی ہے تو امریکی کا جواب تھا: ”They want to die and we want to live“۔ کچھ ایسا ہی معاملہ غزہ کے مظلوم لیکن غیور مسلمانوں کا ہے اور یہی کامیابی کا اصل راز ہے۔ کشمیری مسلمان بھی اب اُس نچ پر پہنچتے جا رہے ہیں کہ آزادی یا موت! لہذا کشمیری اگر چہ تکلیف میں ہیں، بدترین تشدد کا شکار ہو رہے ہیں لیکن بھارتی تشدد سے آزادی کا جذبہ مزید بڑھتا جا رہا ہے۔ البتہ دشمن کے عزائم بھی واضح ہیں۔ اُس کا قلم اُسے درندگی کی بھی بدترین سطح پر لاپکا ہے۔ یہ اسفل سافلین کے لشکر ہیں جو انسانیت پر بدنمادہ ہیں۔ ہمارے ہاں کی انسانی حقوق کی نام نہاد تنظیمیں مغرب کا نمک حلال کر رہی ہیں۔ 5 اگست 2025ء کو بھی گزشتہ چھ سالوں کی طرح اُن کی پراسرار خاموشی برقرار رہے گی۔ انہیں صرف اُس وقت چیخا ہوتا ہے جب

اندرون سندھ کوئی ہندو لڑکی اپنی مرضی سے مسلمان ہو کر شادی کرتی ہے، کسی شاتم رسول کو سزا ہوتی ہے یا پوسٹل میڈیا پر بدترین توہین رسالت سنائی دے اور مقدسات میں ملوث انسان نما شیطانوں کو گرفتار کیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں قادیانیوں کے غم میں بھی گھٹتی رہتی ہیں۔ ادھر 57 مسلم ممالک کو چپ لگی ہے۔ وہ حساب کتاب میں مصروف ہیں۔ متحدہ عرب امارات کی 150 ارب ڈالر کی بھارت سے تجارت ہے جو اگلے سال مزید بڑھ کر 200 ارب ڈالر ہو جائے گی۔ سعودی عرب بھارت میں اربوں ڈالر کی سرمایہ کاری کر رہا ہے۔ اُن کی آنکھوں پر تو ڈالر کے پردے پڑے ہیں لہذا انھیں مسلمان بھائیوں کے خون سے رنگے ہوئے مودی کے ہاتھ دکھائی نہیں دیتے۔ لیکن یہ بھی نہیں بھولنا چاہیے کہ پاکستانیوں کو بھی امت مسلمہ کی یاد صرف اُس وقت سناتی ہے جب وہ دیوالیہ ہو رہا ہوتا ہے مگر نہ مشرف کے دور سے ہماری خارجہ پالیسی کا بنیادی ستون ”سب سے پہلے پاکستان“ ہے۔ بہر حال یہ مقبوضہ کشمیر کی صورت حال کا نوچ ہے جو ہم گزشتہ چھ برس سے پڑھ رہے ہیں۔

اظہار غائب بھارتی حکومت اپنے تنگ انسانیت عزائم کی تکمیل پر بغلیں بجا رہی ہے لیکن وہ بھول بیٹھی ہے کہ تاریخ اقوام عالم کے اوراق و اشکاف الفاظ میں اور بانگ دہل گواہی دے رہے ہیں کہ جب بھی دنیا کے کسی خطے میں کسی بھی حریت پسند قوم کو جاہلانہ، تختہ بندوں سے کیلنے کی کوشش کی گئی اور انہیں ان کے جائز حق سے محروم کرنے کی مکر وہ سازشیں رچانی گئیں تو اس قوم کے بہادر مردوں اور بچے اپنی آزادی کے حصول کی خاطر سیدہ پلائی دیوار میں تبدیل ہو گئے اور وقت کے ساتھ ساتھ مزید منظم و مربوط ہو کر کامیاب و کامران ٹھہرے، چاہے اس کے لیے انہیں کتنی ہی بھاری قیمت کیوں نہ چکانا پڑی ہو۔ آج بھی اقوام عالم انگشت بدنداں ہیں کہ کس طرح معصوم و مظلوم کشمیری، مقبوضہ علاقوں میں بھارتی جبر و استبداد کا پوری بہادری سے مقابلہ کر رہے ہیں اور بھارتی قابض افواج کی شعلہ فگنی بندوقوں کے سامنے اپنی جانوں کی پروا نہ کرتے ہوئے سینے پر ہیں۔ اہل مغرب دنگ ہیں کہ کس طرح معصوم کشمیری بچے بھارتی بندوقوں سے نکتے چھروں کے سبب اپنی قیمتی آنکھوں کو چھپائی کر کر بھی اپنے بلند و بالا مقصد سے پیچھے ہٹنے کو قطعاً تیار نہیں۔ اور وہ غائب قوتوں کو سر عام لاکار رہے ہیں۔ انہیں یقین ہے کہ بھارتی استبداد انہیں کبھی بھی جھکا نہیں سکتا اور انہیں یہ یکلین یقین بھی ہے کہ باطل کا سر اللہ کے فضل و کرم سے گلوں ہو کر رہے گا اور جلد فتح کا سورج اُن کے حق میں طلوع ہوگا۔ بھارتی سامراج کے حصے میں رات آئے گی اور مظلوم کشمیریوں کے آنگنوں میں دن چڑھے گا اور پوری دھرتی پر رحمت سکینے کا نزول ہوگا۔ ان شاء اللہ!

جہاں تک بھارت اور اسرائیل کے گٹھ جوڑ کا تعلق ہے تو بہر حال جس طرح ہرموڈ پر اسرائیل کی مکمل پشت پناہی کی گئی اُسی طرح اہل مغرب نے تو روز اول سے بھارت کا ہی ساتھ دیا ہے۔ پہلا گام کافلس فلیگ اور اس کے بعد بھارت کے اقدام سب کے سامنے ہیں۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کی خصوصی عنایت تھی کہ پاکستان کے آپریشن ”ہندیان مہرصوص“ نے دشمن کے ہوش گم کر دیئے۔ لیکن بھارت تو اب اسرائیل اور امریکہ کے کیپ میں مکمل طور پر جا چکا ہے اور وہ اُن کی ہر بات کو تسلیم کرے گا۔ ہمارے نزدیک پاکستان پر امریکہ اور اسرائیل کی پشت پناہی کے ساتھ بھارتی جارحیت کا معاملہ ابھی ٹائٹل نہیں۔ یہ بھی یاد رہے کہ اسرائیل کی نظر بد اسلامی ایٹمی پاکستان پر مرکوز ہے۔ 1967ء میں اسرائیلی وزیر اعظم ڈیوڈ بن گوریان نے پاکستان کو اپنا

اصل دشمن قرار دیا تھا۔ موجودہ اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو ماضی قریب میں پاکستان کے ایٹمی دانت توڑنے کی خواہش کا کھلم کھلا اظہار کر چکا ہے۔ یہود (اسرائیل) اور مشرکین (ہندو) کے اس گٹھ جوڑ کے حوالے سے قرآن پاک میں اللہ رب العزت ہمیں متنبہ کرتا ہے: (ترجمہ) ”تم لازماً پاپؤ گے اہل ایمان کے حق میں شدید ترین دشمن یہود کو اور اُن کو جو شرک ہیں“ (سورۃ المائدہ: 82)

گویا یہودیوں کے ساتھ ساتھ ہندوؤں کا مسلمانوں کا بدترین دشمن ہونے کا بھی ہمیں قرآن پاک سے معلوم ہوا، اس لیے کہ آج کی دنیا میں ہندو ہی ایسے کھلے مشرک ہیں جو بتوں کو سامنے رکھ کر پوجتے ہیں جبکہ باقی سب شرک بالواسطہ ہے۔ بھارت اور اسرائیل کا گٹھ جوڑ اگرچہ کئی دہائیوں سے چل رہا ہے لیکن 7 اکتوبر 2023ء کے بعد سے غزہ پر مستقل اسرائیلی درندگی کے بعد جس طرح کھل کر سامنے آیا ہے کہ بھارتی اسلحہ اور ڈرونز بلکہ بعض ذرائع کے مطابق فوجی بھی فلسطینیوں کی نسل کشی میں صحابیوں کے شانہ بشانہ کھڑے ہیں وہ عالم اسلام کی آنکھیں کھول دینے کے لیے کافی ہونا چاہیے۔ پھر یہ کہ اب تو بھارت کشمیر میں اسرائیلی آباد کاری کا ماڈل استعمال کر رہا ہے تاکہ مسلمانوں کو اکثریت سے اقلیت میں بدلا جائے۔ ناجائز صحیونی ریاست اسرائیل مسلسل 22 ماہ سے غزہ کے مظلوم و مجبور مسلمانوں کو اپنی وحشیانہ بھاری کائنات بنا رہی ہے۔ رپورٹس کے مطابق شہداء 70 فیصد عورتوں اور بچوں پر مشتمل ہیں۔ اول تو اسرائیل امدادی سامان کو غزہ میں داخل ہونے ہی نہیں دیتا اور جس تھوڑے سے سامان کو داخلے کی اجازت مل جاتی ہے تو وحشی صحیونی امداد حاصل کرنے کے لیے قطاریں بنائے غزہ کے مسلمانوں کو نشانہ بناتے ہیں۔ گویا درندگی میں بھارت اسرائیل کا شاکر گرو ہے۔

اس صورتحال میں ہمارے کرنے کا اصل کام یہ ہے کہ ہم کشمیریوں کے اس نعرے کی طرف توجہ دیں جو باا حرج و شام گونجتا رہتا ہے ”پاکستان سے رشتہ کیا: لا الہ الا اللہ“۔ یہ ہے وہ رشتہ، یہ ہے وہ اصل بندھن، جس سے کشمیر بنے گا پاکستان کا نعرہ حقیقت میں عملی شکل اختیار کر سکتا ہے۔ لیکن یہ رشتہ بھی طے ہوگا اور یہ بندھن تب ہی بندھے گا جب پاکستان جو ایک آزاد ملک ہے اور لا الہ الا اللہ کے نعرے پر ہی حاصل کیا گیا تھا، وہاں اسلام کا نظام عدل اجتماعی عملی طور پر نافذ ہوگا۔ یقین کیجیے اگر پاکستان ایک اسلامی فلاحی ریاست بن جائے تو کشمیر کی تحریک آزادی ایسی قوت پکڑے گی کہ بھارت اگر اپنی تمام فوج ملک کی سرحدوں سے نکال کر کشمیر میں جمع کر دے تب بھی کشمیریوں کی آزادی میں رکاوٹ پیدا نہیں کر سکے گا۔ صرف اس بات سے اندازہ کیجیے کہ آج جبکہ پاکستان مالی لحاظ سے دیوالیہ ہوا چاہتا ہے، سیاسی لحاظ سے ابتری کا شکار ہے۔ صوبائی تعزبات بھی سر اٹھائے ہوئے ہیں اور ملک درجنوں دوسرے مسائل کا شکار ہے۔ اس کے باوجود اگر کشمیری اپنا رشتہ پاکستان سے جوڑ رہے ہیں اور اپنا خون بے دریغ بہا رہے ہیں تو کل اگر پاکستان اسلامی فلاحی ریاست بن جائے، پھر یہاں میرٹ ہو، انصاف ہو، مساوات ہو، طبقاتی اور صوبائی فرق مٹ جائیں۔ فرد اور معاشرہ سے لے کر حکومت اور ریاست سب حقیقی معنوں میں اللہ کی بندگی اختیار کر لیں تو پھر کشمیر کو پاکستان بن جانے سے کون روک سکتا گا؟ اب یہ ہم پر منحصر ہے کہ ہم پاکستان کو کب ایک حقیقی اسلامی فلاحی ریاست بناتے ہیں۔ یقین رکھیے، کشمیر کو آزاد ہوتے کوئی وقت نہیں لگے گا۔ ان شاء اللہ!



توہین رسالت و مقدمات

گھناؤنی سازش اور بے حسی



مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی لاہور میں امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ رحمہ اللہ کے 18 جولائی 2025ء کے خطاب جمعہ کی تلخیص

خطبہ مسنونہ اور تلاوت آیات قرآنی کے بعد!

آج ہمارا ملک جن مسائل اور مصائب کا شکار ہے اس کی بہت سی وجوہات ہیں لیکن ایک بنیادی وجہ وہ بھی ہے جس کو قرآن میں بیان فرمایا گیا ہے:

”بحرہ میں فساد رہتا ہو چکا ہے لوگوں کے اعمال کے سبب تاکہ وہ انہیں مزہ چکھائے ان کے بعض اعمال کا تاکہ وہ لوٹ آئیں۔“ (الروم: 41)

سورۃ الروم کی سورت ہے اور اس میں اُس دور کے حالات بیان ہوئے جب روم اور فارس کے درمیان ایک بڑی جنگ ہوئی تھی اور بہت تباہی اور قتل و غارت گری کا معاملہ ہوا تھا لیکن اس میں رہنمائی قیامت تک کے لوگوں کے لیے ہے۔ قرآن مجید پوری نوع انسانی کے لیے کتاب ہدایت ہے۔ عموماً جب بھی کسی معاشرے میں تباہی اور بربادی کا معاملہ ہوتا ہے، جنگیں شروع ہوتی ہیں، قتل و غارت گری ہوتی ہے، آندھیاں، طوفان یا زلزلے آتے ہیں یا وباؤں، قحط سالی، چوری، ڈاکے اور دیگر کئی طرح کے فتنے اور فساد برپا ہوتے ہیں تو اس کے پیچھے ایک بنیادی وجہ یہ بھی ہوتی ہے کہ مجموعی سطح پر اس معاشرے کے لوگوں کے اعمال میں بگاڑ پیدا ہو گیا ہوتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک اجتماعی سزا ہوتی ہے جس کا اثر اس معاشرے کے اچھے اور بُرے تمام لوگوں پر پڑتا ہے۔ وہ تمام قومیں جن پر عذاب آئے اُن کے حالات جب ہم قرآن میں پڑھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ان قوموں میں مجموعی سطح پر اعمال اور اخلاق میں کوئی انتہائی بڑا بگاڑ پیدا ہو گیا تھا۔ جیسا کہ شعیب علیہ السلام کی قوم شرک کے ساتھ ساتھ تپ تول میں کمی کے گناہ میں بھی مبتلا ہو چکی تھی۔ حضرت لوط علیہ السلام کی قوم ہم جنس پرستی کے مہلک اور گھناؤنے جرم میں مبتلا تھی، فرعون نے رب ہونے کا دعویٰ کیا اور سیاسی جبر کے تحت بنی اسرائیل کو غلام بنانے کا اور ان پر مظالم کر رہا تھا۔ اسی طرح دیگر کئی قوموں کے بارے میں بیان ہوا ہے کہ ان میں شرک بھی تھا، سیاسی،

معاشی اور معاشرتی سطح کے جرائم بھی تھے، اخلاقی جرائم بھی تھے۔ اللہ نے ان پر عذاب نازل کیے۔ نوح علیہ السلام کی قوم پر آسمان وزمین سے اس قدر پانی بھیجا گیا کہ ساری قوم غرق ہو گئی۔ فرعون اور اُس کا لشکر سمندر میں غرق ہوئے، شعیب علیہ السلام کی قوم پر زلزلے اور زوردار جھج کا عذاب مسلط ہوا۔ آسمان سے شعلے بھی اُن پر برسائے گئے ہیں۔ قارون کو زمین میں دھنسا دیا گیا۔ قوم لوط پر پتھروں کی بارش ہوئی، انہیں اندھا کیا گیا اور اُس بستی کو ٹھکانا کرکٹ دیا گیا اور بحر مردار میں غرق کر دیا گیا۔ ان تمام واقعات سے یہ سبق حاصل ہوتا ہے کہ قوموں پر جب بھی عذاب آتے ہیں تو اُس کی بنیادی وجہ اس قوم کے لوگوں کے بُرے اعمال ہوتے ہیں۔ ان عذابوں کا ایک مقصد تو اعمال بد میں مبتلا لوگوں کو سزا دینا ہوتا ہے۔ جیسا کہ اس آیت میں فرمایا:

﴿لِيُنذِرَ لَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَلَيْهِمْ﴾ (الروم: 41)

مرتبہ: ابو ابراہیم

”تاکہ وہ انہیں مزہ چکھائے ان کے بعض اعمال کا۔“

یہ بھی اللہ کی شان کریم کی بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک گناہ کی وجہ سے لوگوں کو نہیں پکڑتا۔ اگر گناہ پر پکڑنے پر آجائے تو زمین پر کسی جاندار کو اللہ باقی نہ چھوڑے۔ جیسا کہ قرآن میں فرمایا:

﴿وَلَوْ يَخَافُكَ اللَّهُ النَّاسُ لَظَلَمُوكَ مَا تَوْلَتْ عَلَيْنَا مِنْ ذَاتِهِ وَلَكِنْ يَجْعَلُكَ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى﴾ (نحل: 61) ”اور اگر اللہ (نورا) پکڑ کر تائے لوگوں کی ان کے گناہوں کے سبب تو نہ چھوڑتا اس (زمین) پر کوئی بھی جاندار لیکن وہ مہلت دیتا ہے انہیں ایک وقت معین تک۔“

لیکن جب کسی قوم کے گناہ حد سے بڑھ جائیں اور مجموعی طور پر وہ قوم سیدھے راستے سے ہٹ جائے تو پھر اللہ تعالیٰ اُن کی

تنبیہ کے لیے پہلے چھوٹے چھوٹے عذاب بھیجتا ہے اور پھر انہیں پوری طرح سزا دیتا ہے تاکہ وہ اپنے اعمال کا مزہ چکھیں۔ ایک بنیادی وجہ تو یہ بھی ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ بعض سوالات پیدا ہوتے ہیں کہ آزمائشیں، مصائب، تکالیف اور مشکلات تو اللہ کے رسولوں پر بھی آتی رہیں، انہیں بھی بہت سخت سے سخت حالات سے گزرنا پڑا حالانکہ انبیاء و رسل تو معصوم ہوتے ہیں۔ اسی طرح اللہ کے نیک لوگوں پر بھی آزمائشیں آتی ہیں۔ بنیادی طور پر یہ دنیا امتحان کی جگہ ہے، اور اس دنیا کی زندگی کا مقصد امتحان ہے۔ جیسا کہ فرمایا:

”جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون اچھے اعمال کرنے والا ہے۔“ (الملك: 2)

کبھی سورۃ الانبیاء میں اللہ فرماتا ہے:

”ہر جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے اور ہم برائی اور بھلائی کے ذریعے تمہیں خوب آزماتے ہیں اور ہماری ہی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔“ (الانبیاء: 35)

اس دنیا میں ہر طرح کے حالات اور مشکلات انسان پر آتی ہیں تاکہ اس کو آزمایا جاسکے کہ وہ اللہ کے بتائے ہوئے راستے پر چلتا ہے یا پھر صراطِ مستقیم کو چھوڑ کر گمراہی کا راستہ اختیار کر رہا ہے۔ اللہ کے پیغمبروں پر جو مشکل حالات آتے ہیں یا سخت آزمائشیں آتی ہیں، ان کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ لوگوں کے لیے ایک مثال قائم ہو جائے تاکہ لوگ مشکل سے مشکل اور سخت سے سخت حالات میں بھی صراطِ مستقیم کو نہ چھوڑیں، جس طرح اللہ کے پیغمبروں نے مشکل سے مشکل حالات میں بھی اللہ تعالیٰ کے دین کو سر بلند کرنے کی جدوجہد کی اور اس کی تبلیغ کی۔ اس سے جنت میں اُن کے درجات کو بھی بڑھایا جاتا ہے۔ اسی طرح جب کسی معاشرے میں لوگوں کے اجتماعی اعمال بد کی وجہ سے مصائب اور عذاب آتے ہیں تو اس معاشرے کے نیک لوگوں پر بھی اس کے اثرات پڑتے ہیں لیکن اگر وہ اللہ کے دین پر قائم رہیں اور صبر کریں تو انہیں آخرت میں اتنا

ہی زیادہ اجر بھی ملے گا۔ پھر احادیث مبارکہ سے بھی پتہ چلتا ہے کہ کئی مرتبہ نیک لوگوں پر آزمائشیں، مصائب، آلام اور بیماریاں آتی ہیں تو وہ ان کی نجات، بخشش اور درجات میں بلندی کا باعث بن جاتی ہیں۔ اللہ ان کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے اور وہ آخرت میں پاک و صاف ہو کر پیش کیے جائیں گے۔

بعض احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی بندے کو کوئی بلند درجہ مرتبہ عطا کرنا چاہتا ہے لیکن اس کے اعمال ایسے نہیں ہوتے کہ وہ اس بلند درجے کو حاصل کر لے لہذا اللہ تعالیٰ اس کو کسی سختی میں مبتلا کرتا ہے، اسے تکلیفوں اور آزمائشوں سے گزرنا پڑتا ہے اور اسے صبر کی توفیق بھی دیتا ہے۔ ان سارے حالات سے گزرنے کے بعد وہ اس بلند مرتبہ کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ اسی وجہ سے علماء نے لکھا ہے کہ اگر کسی شخص کو بڑے حالات میں دیکھو، سخت آزمائش میں دیکھو تو اس پر مت ہنسو کہ اس کی حالت تو ایسی ہوگئی، اس کے ساتھ فلاں ہو گیا۔ ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو کوئی بلند مرتبہ دینا چاہتا ہو۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کسی کو خوشحالی دے کر بھی آزماتا ہے۔ لہذا کسی کو خوشحال دیکھ کر، عیاشیوں میں مبتلا دیکھ کر یہ گمان مت کرو کہ اللہ اس سے راضی ہے۔ اللہ نے فرعون اور قارون کو بھی تو نواز تھا۔ ایک بہت مشہور حدیث بھی ہے: ((الَّذِي يَنْجُو الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ)) (رواد السلم) ”یہ دنیا مومن کے لیے قید خانہ ہے اور کافر کے لیے جنت ہے۔“

کئی مرتبہ ایسا نظر آتا ہے کہ اللہ کے فرمانبردار اور نیک لوگ مشکلات میں ہوتے ہیں جبکہ اللہ کے باقی، نافرمان اور دین دشمن بڑے عالی شان مخلوق میں شاہانہ زندگی گزار رہے ہوتے ہیں۔ مگر اس بات کو مت بھولیے کہ کافروں کے لیے اس دنیا کی چند روزہ زندگی میں مہلت دی گئی ہے جبکہ مومن کے لیے آخرت کی دائمی جنت ہے، جہاں کبھی موت نہیں آئے گی، کبھی مشکلات اور مصائب نہیں آئیں گی۔

بعض اوقات لوگوں پر کچھ مشکلات اور مصائب اس لیے بھی آتی ہیں تاکہ وہ توبہ کر لیں، سیدھے راستے پر آجائیں۔ جیسا کہ زیر مطالعہ آیت میں آخر میں فرمایا: ﴿لَعَلَّكُمْ يَتَذَكَّرُونَ﴾ ”تاکہ دوبارہ آئیں۔“ (اہم) یعنی اپنی اصلاح کر لیں، گناہوں اور سرکشی کا راستہ چھوڑ دیں اور صراطِ مستقیم پر آجائیں۔ اس آیت کا یہ حصہ آج کے بیان کا مرکزی موضوع ہے۔

آج ہمارا ملک جن حالات سے گزر رہا ہے اور ہماری قوم جن مصائب کا شکار ہو چکی ہے ان پر ہمیں غور و فکر کرنے کی ضرورت ہے۔ کبھی سیلاب آرہے ہیں، کبھی

خشک سالی کا عذاب نازل ہوتا ہے اور کبھی بارشیں ہوتی ہیں تو شہروں میں سیلاب کا منظر ہوتا ہے۔ اس کی ایک بنیادی وجہ ہماری حکومتوں اور انتظامیہ کی نااہلی بھی ہے، دریاؤں اور ندی نالوں کے کناروں پر دھڑا دھڑا مارکیٹیں بن رہی ہیں، زمینوں پر قبضے کیے جا رہے ہیں، وہاں تعمیرات ہو رہی ہیں، رہائشی منصوبے بن رہے ہیں لہذا جب برسات کا موسم ہوتا ہے تو پھر تباہی مچتی ہے۔ اسی طرح ڈیموں کی تعمیر کا معاملہ بھی ہے جس میں ہماری حکومتوں کی طرف سے بہت کوتاہی رہی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ بحیثیت مجموعی ہماری قوم کی دین سے سرکشی اور اللہ کی نافرمانی بھی ایسا اجتماعی جرم ہے جس کی وجہ سے کبھی بھی مصائب عذاب بن کر نازل ہو رہے ہیں۔ جیسا کہ گزشتہ دنوں کراچی کے ایک علاقے میں مسلسل 40 دن تک زلزلے کے جھٹکے محسوس ہوتے رہے۔ یہاں تک کہ لوگ گھروں سے باہر نکل کر کھلے میدانوں میں راتوں کو سوتے رہے۔ اسی طرح دیگر علاقوں میں بھی زلزلوں کے جھٹکوں کی خبریں میڈیا کے ذریعے آتی رہیں۔ اسی طرح خوف اور مگنگی کا عذاب ہے، عالمی سطح پر جنگوں کے حالات ہیں، لیکن ہماری قوم کا مزاج یہ ہے کہ سبق سیکھنے کے لیے تیار نہیں ہے بلکہ جب سمندر میں طوفان آنے والا ہوتا ہے تو وسائل پر متوجہ ہو کر موجِ مستی میں مگن ہوتے ہیں پولیس کے منع کرنے کے باوجود سمندر میں جا کر کمری کے نشان بناتے ہیں۔ یعنی ہم تو بے کرنے کے لیے، اللہ سے معافی مانگنے کے لیے تیار نہیں ہے۔ جبکہ اللہ کے رسول ﷺ کا اسوہ یہ تھا کہ جب کبھی تیز ہوا میں چلتی تھیں یا گہرے پادل چھپا جاتے تھے، زلزلہ ہوتا تھا تو فوراً سجدے کی حالت میں چلے جاتے تھے اور اللہ سے گڑگڑا کر دعائیں مانگتے تھے اور توبہ و استغفار کرتے تھے۔ اسی طرح جب بارش ہوتی تھی تو تب یہ دعا فرماتے تھے:

((اللَّهُمَّ صَبِّحْنَا نَافِعًا)) ”اے اللہ! اس کو بہت برسنے والا اور نفع بخش بنادے۔“

یعنی ایسی بارش عطا فرما جو نفع دینے والی ہو، فائدہ دینے والی ہو۔ اور جب بارشیں بہت شدید ہو جاتی تھیں تب بھی آپ ﷺ دعا مانگتے تھے:

((اللَّهُمَّ حَوِّا لَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا، اللَّهُمَّ عَلَى الْأَكَاْمِ وَالْجِبَالِ وَالْأَحْجَادِ وَالْظُّرَابِ وَالْأَوْدِيَةِ وَمَنْطَابِ الشَّجَرِ)) (رواد البخاری) ”یا اللہ! اب ٹیلوں، پہاڑوں، پہاڑیوں، وادیوں، پانیوں اور درختوں کی جڑوں کو سیراب کر۔ ہمارے ارد گرد بارش برسا، ہم سے اسے روک دے۔“

یہ اللہ کے رسول ﷺ کا اسوہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے

قرآن میں واضح فرمادیا۔

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (الاحزاب: 21) ”(اے مسلمانو!) تمہارے لیے اللہ کے رسول میں ایک بہترین نمونہ ہے۔“

ہمیں آپ ﷺ کے اسوہ مبارک پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا ہے مگر آج ہمارا طرزِ عمل کیسا ہے؟ کیا آج اتنے مصائب اور غداہوں کے باوجود بھی ہمارے اندر رجوع الی اللہ کا خیال پیدا ہو رہا ہے؟ اللہ کی طرف پلٹنے کا اور اللہ سے معافی مانگنے کا خیال پیدا ہو رہا ہے؟

خلاصہ کلام یہ ہے کہ آج ہمارا ملک اور قوم جن مشکل حالات سے دوچار ہے، اس کی بہت ساری وجوہات ہیں لیکن ایک بڑی وجہ مجموعی طور پر ہماری قوم کا دین سے باغیانہ اور سرکشی پر مبنی طرزِ عمل ہے، اس پر ہمیں اللہ تعالیٰ سے توبہ کرنی چاہیے اور جس مقصد کے لیے یہ ملک حاصل کیا گیا اس کی طرف پیش قدمی کی جائے، یعنی مملکت خداداد پاکستان کو حقیقی معنوں میں اسلامی فلاحی ریاست بنایا جائے۔ اسی میں ہماری دنیوی اور اخروی نجات ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو کھنکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

ناموس رسالت

اب ایک بہت اہم مسئلہ پر ہم مختصراً انداز میں کلام کرنا چاہتے ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ حکمرانوں تک بھی ہماری بات جائے اور وہ بھی اپنے گریبانوں میں جھانکیں کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے حکمران ہونے کی حیثیت سے کیا ان کی ذمہ داری نہیں بنتی کہ وہ ناموس رسالت ﷺ، قرآن کریم اور دیگر مقدسات کی حرمت اور ناموس کے تحفظ کو یقینی بنائیں؟ سوشل میڈیا پر ایک بہت بڑا فتنہ برپا ہے کہ ناموس رسالت ﷺ، قرآن مجید، امہاتِ مومنین اور صحابہ کرامؓ اور اہل بیتؓ کی شان میں گستاخیاں کی جا رہی ہیں اور توہین مذہب و مقدسات کی بدترین شکل ہے کہ بے حیائی اور فحاشی پر مبنی مواد (ویڈیوز اور تصاویر) کے ذریعے یہ گستاخیاں کی جا رہی ہیں۔ یہ بدترین شیطانی ہتھکنڈہ ہے جس میں ہماری نوجوان نسل کو مبتلا کیا جا رہا ہے جس کی وجہ سے ان کی دنیا اور آخرت دونوں برباد ہو رہے ہیں اور سب سے بڑھ کر وہ توہین مذہب و توہین رسالت، توہین قرآن اور توہین صحابہ و صحابیات اور توہین مقدسات کے مرتکب ہو کر بدترین عذاب کو دعوت بھی دے رہے ہیں۔ یہ بہت بڑا فتنہ ہے جس کی وجہ سے آج حکومت بھی پریشان ہے، FIA بھی پریشان ہے، PTA بھی پریشان ہے۔

ریاستی اداروں کے اعلیٰ عہدیداران، ججز، وکلاء، علماء، سب پریشان ہیں۔ حکومتی اداروں نے علماء سے بھی کہا

ہے کہ وہ اپنے خطابات میں عوام کو اس حوالے سے پیغام دیں کہ اپنی اولاد کو اس فتنے سے بچانے کی کوشش کریں۔ حکومتی اور ریاستی اداروں، علماء، اہل علم اور دیگر کئی شعبوں کے لوگوں نے کوشش کی ہے کہ اس پورے معاملے کی چھان بین کی جائے اور مکمل تحقیقات کروائی جائیں کہ اس پورے فتنے کے پیچھے کون ہے اور ملک کے اندر سے کون کون سے عناصر اس میں ملوث ہیں۔ کم و بیش 700 افراد کو گرفتار کیا گیا ہے، عدالتوں میں مقدمات بھی چل رہے ہیں اور کچھ لوگوں کو سزا میں بھی ہوئی ہیں۔ ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ تحقیقات شفاف ہوں اور جس پر جرم ثابت ہو اس کو قراقرامی سزا دی جائے۔ آئین کی دفعہ 295 سی کا اطلاق ہونا چاہیے۔

درحقیقت یہ مغرب کا ایجنڈا ہے کہ مسلمانوں کے دلوں سے روح محمد ﷺ کو نکال دو، دین کی محبت اور ایمان سے محروم کر دو۔ مغرب کے اس ناپاک ایجنڈے کے دفاع میں ہمارے بعض سیکرلر اور لبرل لوگ اس معاملے کو الجھا رہے ہیں، مختلف الزامات لگا رہے ہیں۔ جن لوگوں کو گرفتار کیا گیا ہے یا جن کے مقدمات عدالتوں میں زیر سماعت ہیں ان کو بے قصور اور مظلوم ثابت کرنے کی کوشش کی جارہی ہے، ان سے پیسے لینے کے الزامات لگائے جا رہے ہیں۔ اس طبقہ کو عدالت میں ثبوت پیش کرنے کا کہا گیا اور متواتر 18 دن تک ان کے الزامات نشر ہوتے رہے۔ گستاخوں کے وکلاء 18 دن میں کوئی ٹھوس ثبوت پیش نہ کر سکے لیکن بدترین توہین رسالت و مقدسات کو کھول کھول کر بیان کیا گیا۔ جب مدعیان علیہ کی طرف سے وکلاء پیش ہوئے اور ان کی طرف سے دلائل دینے کی باری آئی تو جج صاحب نے فوراً سماعت لپیٹ دی کہ اب کمیشن بنایا جائے گا۔ مدعیان علیہ کا موقف یہ ہے کہ اب ہم ان سب لوگوں کے خلاف عدالت میں جائیں گے جو اس کیس کو الجھا رہے ہیں اور جو توہین رسالت کے مجرموں کو تحفظ دے رہے ہیں، چاہے وہ مجرم ہوں، یا کوئی بھی ہوں۔ سوشل میڈیا پر بھی مجرم کے طرز عمل پر لوگ سوالات اٹھا رہے ہیں کہ یہ ایک طرف اور جانبدارانہ کارروائی ہوئی ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے جب تک دونوں فریقوں کی بات نہ سن لی جائے اُس وقت تک کوئی فیصلہ نہیں کرنا چاہیے لیکن اس کیس میں عدالت نے مدعیان علیہ کا موقف مستنا بھی گوارا نہیں کیا اور کمیشن بنانے کا فیصلہ جاری کر دیا۔ پوری قوم جانتی ہے کہ آج تک جس معاملے میں بھی کمیشن بنایا گیا ہے اُس پر مبنی ڈالی گئی ہے اور ثابت شدہ مجرموں کو تحفظ دینے کے لیے کمیشن بنائے جاتے ہیں۔ یہ کارروائیاں ہمارے ملک میں ہوتی

رہیں، تو توہین رسالت کے مجرموں کو ملک سے باہر فرار کروا دیا جاتا رہا ہے۔ درحقیقت لبرل طبقہ کی جانب سے یہ ساری کوششیں 295 سی کو غیر موثر کرنے کے لیے ہو رہی ہیں۔ ہمارے قانون میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے، یہ بات بھی مغرب اور اس کے ایجنٹوں کو برداشت نہیں ہو رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج تک سینکڑوں گرفتاریاں ہوئیں، عدالتوں کی جانب سے انہیں مذہب اور توہین رسالت کا مجرم بھی قرار دیا گیا لیکن اس کے باوجود آج تک قانون کے مطابق کسی کو سزا نہیں دی گئی۔ پھر عام لوگ قانون کو اپنے ہاتھ میں لیتے ہیں۔ ہم حکمرانوں سے کہنا چاہیں گے کہ اگر آپ مجرموں کو قانون کے مطابق سزا نہیں دیتے تو آپ خود لوگوں کو مجبور کر رہے ہیں کہ وہ قانون کو اپنے ہاتھ میں لیں کیونکہ معاملہ کسی عام انسان کا نہیں بلکہ امام الانبیاء، رحمۃ اللعالمین، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ناموس کا ہے۔ کسی سیاستدان یا طاقتور اداروں کے کسی اعلیٰ عہدیدار کی شان میں گستاخی کر دی جائے تو سافٹ ویئر آپ ڈیٹ کیا جاتا ہے، جیل میں ڈالا جاتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی شان میں گستاخیاں کرنے والوں پر جرم ثابت ہو جاتا ہے تو پھر بھی مجرم کو چھوڑ دیا جاتا ہے اور ملک سے فرار کروا دیا جاتا ہے۔ روز بخبر نبی پاک ﷺ

کی شفاعت کیسے پائے گئے؟ اس حوالے سے تنبیہ کی ساتھ غور و فکر کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ کرسی، یہ اقتدار، یہ عہدے زیادہ دیر برقرار نہیں رہیں گے۔ جو سیکرلر اور لبرل قسم کے لوگ ان مجرموں کی حمایت میں کھڑے ہیں، انہیں بھی سوچنا چاہیے۔ بحیثیت انسان اور بحیثیت امتی روز محشر آپ کو اللہ کے حضور پیش ہونا ہے۔ کیا جواب دو گے؟ شروع میں سورۃ روم کی آیت کا مطالعہ ہم نے کیا۔ اللہ فرماتا ہے، خشکی و تری میں لوگوں کے کرتوتوں کی وجہ سے فساد پھیل گیا تاکہ اللہ ان لوگوں کو ان کے بُرے اعمال کا مزہ چکھائے۔ آج ہمارے ایسے اعمال اللہ کے عذاب کو دعوت دینے والے ہیں، عدالتوں کے فیصلے آنے کے باوجود ہم سود کا نظام ختم نہیں کر رہے، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ جنگ جاری رکھے ہوئے ہیں، اللہ کے دین اور شریعت سے بغاوت اور سرکشی پر مبنی قانون سازیاں کیے جا رہے ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ، صحابہ و صحابیات، قرآن و دیگر مقدسات کی توہین کرنے والوں کو سڑے عام تحفظ دیا جا رہا ہے۔ یہ سب کرنے کے بعد اللہ کی مدد کیسے آئے گی، اللہ کی رحمت کیسے ہم پر نازل ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! ❀❀❀

گوشہ انسدادِ سود

وفاقی شرعی عدالت کے 14 سوال اور ان کے جوابات

(گزشتہ سے پیوستہ)

سوال 8: انڈیکسیشن کے جائز یا ناجائز ہونے کے حوالے سے آپ کی کیا رائے ہے؟ معاصر فقہاء کے قانونی نکات کو خاص اہمیت دیتے ہوئے قرض کی مدت کے دوران کرنسی کی قیمت میں کمی (ڈی ویلیویشن) اور افراط زر جیسے عوامل کو مد نظر رکھ کر وضاحت کیجیے۔

جواب: انڈیکسیشن سے مراد یہ ہے کہ قرض دار کو اس نقصان کی تلافی کرنی چاہیے جو افراط زر اور اس کے سبب سے کرنسی کی قوت خرید میں پیدا ہونے والی کمی کی صورت میں قرض خواہ کو اٹھانا پڑتا ہے۔ بعض لوگوں نے اس کے جواز کے لیے اُس قانون نقصان (Indemnity) کا حوالہ دیا ہے جس کی زد سے جو شخص کسی دوسرے کو تکلیف پہنچاتا ہے اُس پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اس کی ادائیگی بھی کرے۔ لیکن افراط زر اور اس کے زیر اثر جو نقصان قرض خواہ کی دولت کو پہنچتا ہے اسے کسی طرح بھی قرض دار کا فعل سمجھا نہیں جاسکتا۔ ایسی صورت میں قرض لینے والے کو کیسے ذمہ دار قرار دے کر اس سے تلافی کا مطالبہ کیا جاسکتا ہے؟ ظاہر ہے ایسا کوئی بھی نظام قرض دار کے لیے ضرور رساں ہوگا۔ پھر یہ کہ شریعت کسی بھی صورت میں اصل زر کے علاوہ کوئی بھی مشروط اضافہ جائز قرار نہیں دیتی۔ قرض خواہ کی جانب سے انڈیکسیشن کی مدد میں وصول کی گئی اضافی رقم پر اس حدیث مبارکہ کا اطلاق ہوتا ہے جس کی رو سے کسی قرض کو مالیاتی فائدے سے مشروط کرنا ایک طرح کا ربا ہے۔ (جاری ہے)

بحوالہ: ”انسدادِ سود کا مقدمہ اور وفاقی شرعی عدالت کے 14 سوال“ از حافظ عاظم وحید

آہ! فیڈرل شریعت کورٹ کے سود کے خلاف فیصلہ کو 1189 دن گزر چکے!

پورنو گرافک بلاس فنی مغرب کا پاک ایجنڈا ہے جس کا مقصد عوامی فوجدان نسل کے دل سے نبی پاک ﷺ کی تصویر اور حجت کوئی اللہ اور اسلام سے دور کرنا ہے: آصف حمید

توہین رسالت کے مجرموں کو بچانے کے لیے لبرلز، قادیانی اور بھینسا گروپ کے لوگ جھوٹا پروپیگنڈا پھیلا رہے ہیں: قیصر احمد راجہ

کمیشن ایک برادہ ہے C-1295 اسل نشانہ ہے: عبدالوارث گل

”پورنو گرافک بلاس فنی اور اسلام آباد ہائی کورٹ کا متنازعہ فیصلہ“

پروگرام ”زمانہ گواہ ہے“ میں معروف تجزیہ نگاروں اور دانشوروں کا اظہار خیال

میزبان: دویم احمد پاجوہ

مذہب کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا۔ اسی ایک بیانیہ کو بار بار بیان کر کے عوام میں یہ تاثر پھیلا گیا کہ یہ کوئی بلاس فنی بزنس گروپ ہے جو لوگوں کو ٹریپ کرتا ہے۔ لیکن جب ان سے پوچھا گیا کہ کوئی ایک ملزم دکھا دیں جس کو صرف ایک بار سٹریٹنگ پر پکڑا گیا ہو تو کوئی ثبوت ان کے پاس نہیں تھا۔ اس وقت تک توہین مذہب کے جتنے ملزموں کو بھی گرفتار کیا گیا ہے ان میں سب وہ لوگ شامل ہیں جو کم از کم چھ ماہ تک مسلسل توہین مذہب کے مرتکب ہوتے رہے ہیں۔ اسی طرح ایک ملزم بھی ایسا نہیں ہے جسے اب تک پیسے لے کر چھوڑا گیا ہو یا عدالت نے اسے بری قرار دیا ہو۔ اگر چیوں کے لیے ٹریپ کیا جاتا تو امیر طبقہ کے لوگوں کو کیا جاتا جبکہ جو لوگ گرفتار ہوئے ہیں وہ سب نڈل کلاس یا غریب ہیں۔ اہم بات یہ ہے کہ ملزمان پر مقدمہ توہین مذہب اور توہین رسالت کا ہے، ملزمان کے دکا، اور سماجی اس پر کوئی بات نہیں کرتے، وہ بار بار انٹر پرنسٹ فاراریسٹ (گرفتاری کے لیے جال میں پھنسانا) پر بات کرتے ہیں۔ حالانکہ پوری دنیا میں ملزمان کو پکڑنے کے لیے انٹر پرنسٹ فاراریسٹ مٹرنگ آپریشن ہوتے ہیں۔

سوال: کہا جا رہا ہے کہ توہین مذہب کے ان ملزموں کو جو لوگ بچانے کی کوشش کر رہے ہیں ان کے پیچھے مغرب کی این جی اوز ہیں اور وہ ان کو فنڈنگ بھی کر رہی ہیں۔ اس بات میں کتنی صداقت ہے؟

آصف حمید: یہ مغرب کا دیرینہ ایجنڈا ہے جس کو اقبال نے بھی بیان کیا۔

وہ فاقہ کش کہ موت سے ڈرتا نہیں ذرا روح محمد اس کے بدن سے نکال دو نبی اکرم ﷺ سے مسلمانوں کا ایمان کی بنیاد پر جو رشتہ ہے، وہ ایک مسلمان کی اصل طاقت ہے جو انیس اور اس کے بیروں کو کھٹکتا ہے۔ کیونکہ بے عمل سے بے عمل مسلمان بھی ناموں رسالت ﷺ پر سمجھوتہ نہیں کرتا بلکہ

پختہ ثبوت نہ ہوں۔ FIA نے ہر ملزم کے حوالے سے ثبوتوں پر مشتمل رپورٹ جمع کروائی جسے گرفتار کیے گئے ملزمان نے تسلیم بھی کیا۔ اب تک ایک بھی ایسا کیس نہیں ہے جسے عدالت میں چیلنج کیا گیا ہو۔ حتیٰ کہ ملزمان کے والدین بھی تسلیم کر رہے ہیں لیکن ایک دوسرا گروہ ہے جس میں لبرل بھی ہیں، قادیانی بھی ہیں، بھینسا گروپ کے لوگ بھی ہیں انہوں نے ان مقدمات کو متنازعہ بنانے کے لیے اور توہین مذہب کے ملزمان کو بچانے کے لیے ایک مخالف بیانیہ تشکیل دیا کہ لوگوں کو بتنی ٹریپ کر کے پیسے لیے جا رہے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ پنجاب پولیس کی ایجنٹس برانچ کی ایک نام نہاد رپورٹ لیک کی گئی جسے FIA نے جھوٹ قرار

مرتب: محمد رفیق چودھری

دیا لیکن بین الاقوامی میڈیا اور این جی اوز نے اس جھوٹ کی بنیاد پر پروپیگنڈا پھیلا نا شروع کر دیا اور اس بنیاد پر بعض لوگ حکومت کے پاس پہنچ گئے کہ تحقیقاتی کمیشن بنایا جائے۔ اب اسلام آباد ہائی کورٹ نے فیصلہ دیا ہے کہ ایک کمیشن بنایا جائے۔

سوال: ملزمان کے دکا، کا یہ کہنا کس حد تک درست ہے کہ ان لوگوں کو بتنی ٹریپ کر کے توہین رسالت کے کیس میں پھنسا گیا ہے؟

عبدالوارث گل: مغرب کا اصول ہے کہ جھوٹ اتنی بار بولو کہ وہ سچ لگنے لگے۔ اسلام آباد ہائی کورٹ میں 18 دنوں میں تقریباً 23 سائٹس ہوئی ہیں اور اس دوران بار بار ایک ہی بات کو دہرایا گیا اور میڈیا کے سامنے بھی بیان کیا گیا کہ ملزمان کو بتنی ٹریپ کیا گیا۔ ان کا کہنا ہے کہ پہلے ملزم کو توہین رسالت پر مبنی ایک تصویر بھیجی گئی، ملزم کے استفسار کرنے پر بتایا گیا کہ ہم نے تو نہیں بھیجی، واپس بھیجو کہ دیکھیں کیا ہے؟ جب ملزم نے واپس بھیجی تو اسے توہین

سوال: کافی عرصہ سے شل میڈیا پر توہین مذہب کے کیسز رپورٹ ہو رہے تھے، FIA نے اس پرایکشن لیا اور 700 سے زائد لوگوں کو گرفتار کیا، ان پر اسلام آباد ہائی کورٹ میں مقدمات چل رہے ہیں۔ اب اس معاملے کی تحقیقات کے لیے ایک کمیشن بھی بنا دیا گیا ہے۔ اصل حقائق کیا ہیں؟

قیصر احمد راجہ: اس کیس کے حوالے سے حقائق جاننا بہت ضروری ہے کہ کیونکہ اس حوالے سے بہت زیادہ غلط فہمیاں پھیلائی جا رہی ہیں۔ توہین کمیشن برائے انسانی حقوق بھی 767 افراد کی گرفتاری کا بتا رہا ہے۔ حالانکہ یہ تعداد کم ہے۔ اسی طرح اب اسلام آباد ہائی کورٹ نے بھی 400 مقدمات کا لکھ دیا ہے۔ حالانکہ اس وقت تک صرف 117 مقدمات ہیں۔ جب ایسے بڑے ادارے اتنی بڑی غلطیاں کر رہے ہیں تو عام عوام کا کیا ہوگا۔ حالانکہ یہ بہت حساس معاملہ ہے اور پوری انسانی تاریخ میں اس قدر بدترین گستاخی اور توہین مذہب کے کیسز سامنے نہیں آئے۔ یہ بدترین لوگ ہیں جو پورنو گرافک بلاس فنی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ یہ لوگ فحش ویڈیوز اور تصاویر پر صحابہ کرام،

امہات المؤمنین، اہل بیت اور انبیاء کرام علیہ السلام کے نام لکھتے ہیں، اسی انداز سے قرآن مجید کی بھی توہین کرتے ہیں، برہنہ ہو کر نماز پڑھتے ہیں اور جسم کے مخصوص اعضاء پر مقدس نام لکھتے ہیں اور پھر اس پورنو گرافک مواد کو سوشل میڈیا پر شیئر کرتے ہیں۔ بہت سے لوگوں نے اس طرح کے کیسز کو رپورٹ کیا۔ آخر کار قرآن بورڈ جو کہ حکومت پنجاب کا ادارہ ہے، نے اس کے خلاف FIR درج کروائی اور FIA نے پہلے پہل تقریباً 65 افراد کو گرفتار کیا۔ پھر FIA نے ہی اس طرح کے کیسز کو دیکھنے کے لیے آئین و قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے ایک ترتیب بنائی۔ اس کے بعد مزید لوگ پکڑے گئے۔ FIA نے اس بات کو یقینی بنایا کہ کوئی بھی ایسا ملزم گرفتار نہ ہو جس کے خلاف

مرنے مارنے کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔ اس لیے اعلیٰ کے بیروکاروں کی ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ اس رشتہ کو کمزور کیا جائے۔ اسی لیے جھوٹے مدعیان نبوت کا ایک سلسلہ شروع کیا گیا۔ جیسا کہ برصغیر میں مرزا غلام احمد قادیانی کو کھڑا کیا گیا، غلام احمد پر یزید جیسے منکر حدیث کو کھڑا کیا گیا۔ ایک نے جہاد کے خلاف فتویٰ دیا اور دوسرے نے احادیث مبارکہ سے مسلمانوں کا تعلق توڑنے کی کوشش کی۔ اسی طرح گستاخانہ خاکے بنانے کا سلسلہ شروع کیا گیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی فحش زندگی پر گستاخانہ حملے کیے گئے تاکہ لوگوں کے دلوں میں ایمان کمزور ہو۔ قرآن نے کفار کے اس ایجنڈے کو بے نقاب کیا ہے:

”یہ جانتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ (کی پھونکوں) سے بجھا کر رہیں گے اور اللہ اپنے نور کا تمام فرما کر رہے گا“ خواہ یہ کافروں کو کتنا ہی ناگوار ہو۔“ (الحق: 8)

پہلے صرف کبھی قرآن پاک کے جملے ہوئے تھے نظر آتے تھے یا کوئی زبان سے گستاخانہ کلمات کہتا تھا تو اس کو پکڑ کر سزا دی جاتی تھی لیکن اب جو پورنو گرافک بلاس فحش کا سلسلہ شروع ہوا ہے، ذیل ترین حرکت ہے۔ کسی خبیث ترین آدمی کے ذہن میں بھی ایسا خیال نہیں آسکتا جس طرح کی توہین کی باتیں اب سامنے آرہی ہیں۔ یہ شیطانی اور حیوانیت کی انتہا ہے اور اس کا ہدف صرف اور صرف اسلام ہے اور ان کا مقصد مسلمانوں کو اذیت دینا ہے۔ سورۃ الاحزاب کی آیت 57 میں بیان ہے:

”بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے لیے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔“

حدیث میں ہے کہ جب تم میں حیاء نہ رہے تو پھر جو چاہو کرو۔ یعنی حیاء ایسی چیز ہے جو انسان کو بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے جب حیاء نہ رہے تو پھر بندہ ہستی میں گرنا چلا جاتا ہے۔ آپ اندازہ کیجئے کہ توہین مذہب کے کسی ایک ملزم کو کبھی صرف ایک شیئرنگ پر نہیں پکڑا گیا، بلکہ FIA جیسے ریاست کے ذمہ دار اداروں نے پوری تحقیق کے بعد ان ملزمان کو گرفتار کیا ہے لیکن اس کے باوجود مغرب نواز، لبرل اور دین یزید رابطہ بلاس فحش پروڈکشن گروپ کا پروپیگنڈا کر رہا ہے، یہی اصل میں بلاس فحش پروڈکشن گروپ ہے۔ جبکہ مغرب میں مسلمانوں کو بغیر کسی تحقیق اور ثبوت کے پکڑ کر قتل کر دیا جاتا ہے لیکن اس پر یہی طبقہ بالکل خاموش رہتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ توہین رسالت کے مجرموں کی جولوگ تائید کر رہے ہیں، وہ بھی توہین رسالت کے مرتکب ہیں، بالکل ایسے ہی جس طرح 295C کا غلط استعمال

کرنے والا توہین رسالت کا مرتکب ہوتا ہے، ایسے لوگوں کو کبھی سزا دی جانی چاہیے۔ اس پورے معاملے پر دینی طبقہ، مذہبی جماعتیں اور علماء کھڑے ہوں اور ناموس رسالت و مقدمات کا دفاع کریں۔

سوال: 295C سی کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ ایک ایسا قانون ہے جس کے تحت ابھی تک توہین رسالت کے کسی ایک بھی ثابت شدہ مجرم کو سزا نہیں دی گئی۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

قیصر احمد راجہ: 295C سی کے تحت جب تک مقدمہ چلتا ہے تو ملزم کو جیل میں رکھا جاتا ہے اور مجرم ثابت ہونے پر سزائے موت سنائی جاتی ہے لیکن بدقسمتی سے ہم کچھ ایسے بین الاقوامی معاہدات میں پھنسے ہوئے ہیں کہ سزا پر عمل درآمد نہیں کر پاتے۔ جیسا کہ GSP+ کی جو حالیہ ایجنٹینٹس ہوئی ہے، اس کے تحت ہم نے 30 کے لگ بھگ معاہدے سائن کیے ہیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ہم اسلامی سزائیں نہیں دے سکتے۔ لیکن دوسری طرف ممتاز قادری شہید کو سزائے موت دی جاتی ہے اور اس پر عمل بھی کیا جاتا ہے۔ اصل میں یہ منافقانہ طرز عمل ہے جس کی مرتکب ہماری مغرب نواز اشرافیہ ہو رہی ہے اور یہ دہرا معیار ثابت کرتا ہے کہ 1947ء میں ہمیں آزادی نہیں ملی بلکہ غلامی کی ایک اور قسم میں دھکیل دیا گیا جہاں باہر سے آکر ہمیں کوئی بتائے گا کہ کونسا قانون بننا چاہیے اور کونسا نہیں۔

آصف حمید: اقبال کا بڑا پیارا شاعر ہے:

فکر عرب کو دے کے فرنگی تخیلات
اسلام کو حجاز و یمن سے نکال دو
فرنگی تخیلات میں ایک تو نام نہاد اظہار رائے کی آزادی ہے۔ لیکن یہ صرف مسلمانوں کے خلاف بولنے اور توہین مذہب کی حد تک ہے جبکہ دوسری طرف مغرب میں برطانیہ کے بادشاہ کی توہین کی اجازت نہیں ہے۔ اسی طرح ہولوکاسٹ پر کوئی بات کرے تو اسے گرفتار کیا جاتا ہے۔ یہ مغرب کا دہرا معیار ہے۔

سوال: توہین مذہب کے ملزمان کے دکھانے، ان کے ملزمان لگایا ہے کہ دوران حراست ملزموں پر اتنا تشدد کیا گیا کہ ان میں سے 4 کی ہلاکت ہو گئی۔ اس بات میں کتنی صداقت ہے؟

عبدالوارث گل: ابھی تک ایک بھی ایسی درخواست سامنے نہیں آئی جس میں ملزم کے لواحقین نے کہا ہو کہ ملزم پر تشدد ہوا ہے اور نہ ہی کسی ایسے ملزم کا نام سامنے آیا ہے جس کی تشدد سے موت ہوئی ہو۔ یہ ایک پروپیگنڈا ہے۔ عدالتیں قانون کی محافظ ہوتی ہیں، ان کی کوشش ہونی چاہیے کہ قانون کا نفاذ ہو، قانون کی بالادستی ہو لیکن اگر عدالتوں کا رویہ ایسا ہوگا جیسا کہ اس کیس میں سامنے آیا ہے کہ ایک جج صاحب کبہ رہے تھے کہ ایسا ہوا ہوگا۔

کیا مطلب ہے ایسا ہوا ہوگا؟ یہ ایک فریق کے الفاظ تو ہو سکتے ہیں لیکن جج کے نہیں۔ جج کو متصف ہوتا ہے اس کو پوری چھان بین کے بعد کہنا چاہیے کہ ایسا واقعی ہوا ہے۔ یہ بڑی ایک عجیب سی صورت حال ہے۔ اسی وجہ سے جب عوام کا اعتماد عدالتوں سے اٹھ جاتا ہے تو اس کے بعد لوگ قانون کو اپنے ہاتھ میں لیتے ہیں۔ اب کمیشن بنانے کا مقصد کیس کو مشکوک بنانا ہے اور شک کی بنیاد پر ملزمان کو ضمانتیں مل جائیں گی اور پھر انہیں ملک سے فرار کروادیا جائے گا۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ ملزمان کو معصوم اور مظلوم بنا کر دنیا کے سامنے پیش کرنے کے لیے 400 میں سے کسی ایک ملزم کو خود تشدد کر کے مار دیا جائے اور الزام لگایا جائے کہ پاکستان میں بڑا ظلم ہو رہا ہے۔ اس کا مقصد 295C سی کو نشانہ بننا کر ختم کرنا ہوگا۔ میں عرضے سے یہ بات کہہ رہا ہوں کہ کمیشن ایک بہانہ ہے، 295C سی اصل نشانہ ہے۔

آصف حمید: پاکستان میں ہزاروں بے گناہ لوگ پولیس مقابلوں کے نام پر قتل کر دیے جاتے ہیں، اس پر یہ نام نہاد این جی اوز اور مغرب نواز لوگ کوئی آواز بلند نہیں کرتے۔ اس کیس میں 4 ملزموں کی ہلاکت کا پروپیگنڈا ایسے کر رہے ہیں جیسے واقعی ایسے ہوا ہو۔ حالانکہ ان کے پاس کوئی ثبوت بھی نہیں ہے۔

قیصر احمد راجہ: اگر عدالت میں کوئی ویڈیو پیش کی جاتی ہے تو اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا ہے جو تشدد کے نشان ہیں وہ پیدا کئی ہیں، جعلی ہیں یا اصلی ہیں، کس نے تشدد کیا، کہاں پر کیا گیا۔ پاس کون تھا، ویڈیو کس نے بنائی اور کس نے اپ لوڈ کی۔ یہ ساری باتیں معلوم کرنا قانوناً عدالت کا کام ہے۔ اس کے بعد عدالت فیصلہ دے سکتی ہے کہ واقعی تشدد ہوا۔ لیکن اس کیس میں عجیب معاملہ ہوا کہ جنس ایک ویڈیو کی بنیاد پر عدالت نے کہہ دیا کہ تشدد ہوا ہے، یہ بھی نہیں پوچھا کہ بندہ کون ہے؟ حالانکہ میڈیکل آفیسر نے موت کی وجہ طبعی بتائی ہے۔

عبدالوارث گل: سوال یہ بھی ہے کہ عدالت کا فوکس اس بات پر کیوں نہیں ہے کہ ملزمان نے واقعی توہین کی ہے۔ حالانکہ ڈی این اے اور فرمائز رپورٹ سمیت تمام ثبوت موجود ہیں۔ عدالت پنجاب فرانزک لیبارٹری کی بات سننے کے لیے تیار نہیں ہے، PTA نے جو رپورٹ پیش کی ہے کہ ہم نے اتنی ویب سائٹس بند کی ہیں جن پر واقعی توہین رسالت کا ارتکاب ہو رہا تھا اس پر توجہ دینے کے لیے عدالت تیار نہیں ہے، FIA اور سائبر کرائم کی رپورٹس پر توجہ دینے کو تیار نہیں ہے۔ اس کے برعکس بے معنی اور فضول باتوں میں لگ کر کیس کو الجھا رہی ہے۔ لوگ کہتے تھے کہ پاکستانی عدالتوں میں انصاف کا قتل ہوتا ہے، ہم یقین نہیں کرتے

تمہے لیکن اب ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے۔

سوال: سوشل میڈیا کے حوالے سے کہا جاتا ہے کہ یہ ایسا شتر ہے مہار بن چکا ہے کہ جس کے منہ میں جو بات آتی ہے وہ کہہ دیتا ہے، جو جانتا ہے کچھ بھی لکھ دیتا ہے۔ لہذا کوئی روزہ اینڈ ریگولیشنز ہونی چاہئیں، کوئی قانون بننا چاہیے۔ لیکن جب پاکستان کے مذہبداروں نے بڑی محنت سے ثبوت اٹھائے ہیں اور کچھ لوگوں کو گرفتار کیا تو ہمارا سیکرٹری، لبرل اور مغرب نواز طبقہ کس کے خلاف کھڑا ہو گیا۔ ایسا کیوں ہے؟

آصف حمید: جن و انس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی بندگی

کے لیے پیدا کیا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں فرمایا:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾ (الذہبی)

”اور میں نے جنوں اور انسانوں کو
مگر صرف اس لیے کوہ میری بندگی کریں۔“

اس کے برعکس مغرب میں آزادی کا جو نعرہ بلند کیا گیا، وہ اصل میں اللہ کی بندگی سے آزادی کا نعرہ ہے۔ اب یہ مغربی ایجنڈا ہمارے معاشرے میں بھی پھیل رہا ہے اور جس کے ہاتھ میں مو بائل ہے وہ جو چاہتا ہے لکھتا ہے۔ اصل حقیقت لوگ بھول جاتے ہیں کہ اس دنیا میں خیر اور شر کی جو جنگ چل رہی ہے، اس میں ہم کس صف میں کھڑے ہیں۔ مغرب نے جو ٹیکنالوجی میں ترقی کی ہے اس کو مغرب نے خیر سے زیادہ شر اور برائی کے شیطانی ایجنڈے کو پھیلانے کے لیے استعمال کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج ہمارے معاشرے میں بھی برائی اور بے حیائی کو بہت عام سی چیز سمجھا جا رہا ہے۔ حالانکہ ایک مسلمان کی نجات اللہ کی بندگی میں ہے۔ اگر اس پہلو کو مد نظر رکھا جائے تو پھر سوشل میڈیا سمیت ہر مغربی ٹیکنالوجی کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی متعین کی ہوئی حدود کے اندر رہ کر استعمال کریں گے۔ ورنہ ہم بھی شیطان کے راستے پر کھڑے ہوں گے کیونکہ اللہ کی بندگی سے آزادی، سرکشی اور بغاوت کا نعرہ سب سے پہلے اُسی نے لگایا تھا۔ اسی ایجنڈے کے تحت آج فوجوانوں کے ذہن بدلے جا رہے ہیں، پورے کے پورے معاشرے بدلے جا رہے ہیں۔ اسی سوشل میڈیا کے ذریعے رائے عامہ کو ہموار کیا جاتا ہے اور ملکوں کے اندر خانہ جنگیاں کروائی جاتی ہیں۔ جبکہ دوسری طرف اگر آپ غزہ کی بات کریں، مظلوم فلسطینیوں کی حمایت کریں تو آپ کو وارنٹنگر آنا شروع ہو جاتی ہیں۔ چاہے ججز ہوں، وکلاء ہوں، حکمران ہوں یا عوام ہوں، بحیثیت مسلمان ہم سب کو ان باتوں کو سمجھنا چاہیے۔

سوال: سماعت کے دوران ایک الزام یہ بھی لگایا گیا کہ وکلاء کا ایک گروپ FIA کے ساتھ مل کر میسج بورڈ کے لیے لوگوں کو توہین رسالت کے جرم میں چھنسا رہا ہے۔ اس

میں کتنی سچائی ہے اور کتنا فریب ہے؟

قیصر احمد راجہ: مخالفین کی جانب سے اصل الزام تو یہی تھا، باقی جتنی بھی بحث ہوئی وہ اس جھوٹ کو سچ ثابت کرنے کے لیے تھی۔ کمیشن کی ویڈیو بھی اسی وجہ سے تھی۔ اس الزام کی بنیاد پینٹل براؤن کی ایک رپورٹ کو بنایا گیا۔ حالانکہ پینٹل براؤن تو روزانہ کی بنیاد پر خبریں متعلقہ اداروں کو بھیجتی ہے اور یہ ان اداروں کا کام ہوتا ہے کہ وہ اس خبر کی جانچ پڑتال کریں کہ وہ سچی ہے یا جھوٹی ہے۔ لیکن اس کیس میں بغیر کسی تحقیق کے اس خبر کی بنیاد پر عدالت نے کمیشن بنانے کا فیصلہ دے دیا۔ حالانکہ رپورٹ میں کوئی باقاعدہ ثبوت نہیں تھا۔ صرف اتنا لکھا ہوا تھا کہ ”ایک سورس کے مطابق“۔ سورس جھوٹا بھی ہو سکتا ہے۔ سیکش 173 براؤن کے سربراہ فیصل راجہ نے عدالت میں باقاعدہ کہا کہ ہم نے اس پر تحقیق نہیں کی۔ محض ایک سورس کی خبر تھی جو ہم نے FIA کو بھیج دی۔ FIA نے تحقیق کے بعد عدالت کو رپورٹ پیش کی کہ یہ سب جھوٹ ہے۔ اس کے بعد ہوتا تو یہ چاہیے تھا کہ مخالفین کے کیس کو خارج کر دیا جاتا لیکن بجائے اس کے عدالت نے جھوٹ کو سہارا دیا۔ ملزمان کے وکیل نے ایک اور جھوٹا الزام لگایا کہ FIA کی رپورٹ کے مطابق بلاس نیجی بزنس گروپ 8 کروڑ روپے لے چکا ہے۔ ہم نے ثبوت کے طور پر حوالہ نمبر ماڈل 11 آج تک نہیں دیا گیا۔ اسی طرح ایمان مزاری نے بھی ایک جھوٹ گھڑا کہ 14، 14 لاکھ روپے لیے گئے ہیں لیکن بعد میں انہوں نے بھی بیان بدل لیا کہ یہ تو چندہ تھا۔ FIA نے جب تحقیق کی تو پتا چلا کہ ملزمان کے والدین نے صاف انکار کر دیا کہ ہم کسی نے پیسے نہیں مانگے۔

آصف حمید: اللہ کے دین کا اپنا مزاج ہے، وہ برائی اور بے حیائی کے کاموں کی تشہیر نہیں چاہتا۔ اگر زمانا کی حد لگتی ہے تو تب بھی دین کہتا ہے کہ اس کو عام نہ کیا جائے۔ اس کیس کے حوالے سے PTA نے ایک کانفرنس بلائی تھی جس میں علماء بھی شریک ہوئے تھے اور میں بھی شریک تھا۔ اس میں طے ہوا تھا کہ والدین اپنی اولاد کو اس فتنے سے بچانے کے لیے احتیاطی تدابیر اختیار کریں اور اسی وجہ سے فون کی bell میں PTA کی جانب سے ایک سائلنٹ منیج جاری ہوتا تھا کہ انٹرنیٹ استعمال کرتے ہوئے والدین اپنے بچوں پر نظر رکھیں کہ وہ کسی غیر اخلاقی ویب سائٹ پر نہ جائیں۔ اسی طرح علماء سے بھی کہا گیا کہ وہ عوام میں اس حوالے سے شعور اجاگر کریں۔ میرے تنظیم اسلامی شجاع الدین شیخ کو تو اتار سے یہ بات کرتے ہیں کہ خود کو اور اپنے گھر والوں کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔

سوال: ہمارے ہاں یہ بات زبان زد عام ہے کہ

295 سی کے قانون کا غلط استعمال ہوتا ہے۔ حالانکہ 295 سی کے ہر کیس میں FIR کے اندراج سے لے کر کراچی عدلیہ میں سماعت تک جس قدر احتیاط کی جاتی ہے کسی اور کیس میں نہیں کی جاتی۔ اگر یہ قانون کسی سطح پر غلط استعمال ہوتا ہے تو اس کی بہتری کے لیے کیا تیار ویز دیں گے؟

عبدالوارث گل: دنیا میں کون سا ایسا قانون ہے جس کا غلط استعمال نہیں ہوتا، کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ قانون ختم کر دیا جائے۔ 295 سی جی تک ہے تب تک یہاں امن و سلامتی ہے۔ اقلیتیں اور مسلمان سب محفوظ رہیں گے۔ جب کہیں تو ہر مذہب کا الزام لگتا ہے SP تو لیلو کا آفیسر اس کی تحقیقات کرتا ہے۔ پختہ ثبوت ملنے کے بعد FIR درج ہوتی ہے۔ اس کے بعد بھی ملزم کے پاس موقع ہوتا ہے کہ وہ جہر کو رٹ یا پانی کو رٹ میں خود کو بے قصور ثابت کرے۔ اس کے بعد پھر ایم کو رٹ بھی پورا موقع دینی ہے۔ بصورت دیگر اگر یہ قانون ختم کر دیا جاتا ہے تو پھر عوام قانون کو ہاتھ میں لیں گے اور موقع پر لوگوں کو سزا دیں گے اور ہو سکتا ہے کہ کئی بے گناہ لوگ بھی مارے جائیں۔ کئی بیرونی قوتیں چاہتی ہیں کہ پاکستان میں بد امنی اور انتشار پھیلے اور تباہی اور عدم استحکام پیدا ہو تو وہ اس صورت حال سے فائدہ اٹھا رہی ہیں۔ لیکن جب تک 295 سی ہے تو ملک امن سازشوں سے محفوظ رہے گا اور لوگوں کی جانیں بھی محفوظ رہیں گی۔

آصف حمید: گزشتہ 295 سی کا غلط استعمال ہو رہا ہے تو اس کی تحقیق ہونی چاہیے اور جھوٹا الزام لگانے والے کو اس قانون کے تحت سزا دی جانی چاہیے۔ اگر ایسا ہوگا تو جھوٹا الزام لگانے والا سزا دے گا۔ لیکن اگر ایسا نہیں ہو رہا تو اس کا مطلب ہے کہ ہمارا نظام شفاف نہیں ہے۔ اس میں قانون کا تو کوئی تصور نہیں ہے۔ حالیہ کیس میں اگر جھوٹے الزامات ثابت ہو جائے تو مخالف گروہ نے اب تک آسمان سر پر اٹھالیا تھا لیکن ایسا کچھ نہیں ہوا۔ دینی طبقہ نے مکمل انحصار عدالت پر کیا ہے۔ لہذا عدالت کو بھی چاہیے کہ وہ قانون کے غلط فہمی بنائے تاکہ عوام کا اعتماد بحال رہے۔

قارئین پروگرام ”زمانہ گواہ ہے“ کی ویڈیو تنظیم اسلامی کی ویب سائٹ www.tanzeem.org پر دیکھی جاسکتی ہے۔

پروگرام کے شرکاء کا تعارف

- 1- آصف حمید: ناظم مرکزی شعبہ معیاد و بصرو شول میڈیا تنظیم اسلامی پاکستان
- 2- قیصر احمد راجہ: معروف دانشور اور داعی دین
- 3- عبدالوارث گل: معروف دانشور اور داعی دین
- میزبان: نسیم احمد باجوہ: نائب ناظم مرکزی شعبہ نشر و اشاعت تنظیم اسلامی پاکستان

”اتحاد اُمت اور پاکستان کی سالمیت“

امیر تنظیم اسلامی کا خصوصی پیغام

تنظیم اسلامی پاکستان کے زیر اہتمام یکم تا 22 اگست 2025ء کے دوران ”اتحاد اُمت اور پاکستان کی سالمیت“ کے عنوان سے ایک ملک گیر مہم کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔ اس مہم کا پس منظر یہ ہے کہ اس وقت ایک طرف تاجاڑ صہیوئی ریاست اسرائیل غزہ کے مسلمانوں پر ظلم و جبر کی انتہا کو پہنچ چکی ہے اور دوسری طرف کم و بیش 57 مسلم ممالک خاموش تماشاخی ہیں اور کچھ نہیں کر رہے۔ پورے عالم اسلام میں افتراق و انتشار ہے جس کی وجہ سے دنیا بھر کے کئی مقامات پر مسلمانوں کا بلبو پانی کی طرح بہایا جا رہا ہے اور اُمت مسلمہ کے اسی افتراق اور بے بسی کی وجہ سے اسرائیل بھی ظلم پر ڈٹا ہوا ہے۔ دوسری جانب امریکہ، اسرائیل اور بھارت کا شیطانی اتحاد دنیا کی مملکت خدا داد پاکستان کے خلاف سازشیں کر رہے ہیں۔

تنظیم اسلامی کا ہے ہلکا ہے آگاہی منکرات مہمات کا اہتمام کرتی ہے۔ دین نے جن باتوں کو منکر قرار دیا ہے، ان کے خاتمے کے لیے جو کوششیں ہم اپنی زبان کو استعمال کر کے، دیگر وسائل کو استعمال کر کے کر سکتے ہیں، ان کا اہتمام بھی کرتے ہیں اور اجتماعی سطح پر دعوتی اعتبار سے ہم پروگرامز کا انعقاد بھی کرتے ہیں۔ ماہ رمضان میں دورہ ترجمہ قرآن اور خلاصہ مضامین قرآن کی نشستوں کا بھی اہتمام کرتے ہیں۔ کبھی سودا ورے حیاتی جیسے منکرات کے خلاف مہم چلاتے ہیں۔ لیکن آج پاکستان کو اس کے ازلی دشمنوں سے جو خطرات لاحق ہیں ان کا ادراک ضروری ہے کیونکہ ملک سلامت رہے گا تو یہاں دین کی جدوجہد بھی آگے بڑھے گی۔ ملکی سالمیت کے لوازمات کے حوالے سے عوام میں شعور و آگاہی پھیلانے اور اُمت پر مظالم کے جو پہاڑ توڑے جا رہے ہیں اس حوالے سے حکمرانوں کو توجہ دلانے کے لیے ہم اس مہم کا اہتمام کر رہے ہیں۔

مملکت خدا داد پاکستان کو اس لیے حاصل کیا گیا تھا کہ یہاں اسلام کے عادلانہ نظام اجتماعی کو نافذ کریں گے۔ مگر آج ہمارے ملک میں ابراہیم کا رذکی باتیں ہو رہی ہیں جن کا مقصد اسرائیل کو تسلیم کرنا ہے۔ اس کا مطلب ہوگا کہ ہم مسجد اقصیٰ سمیت فلسطین پر صہیونیوں کا قبضہ تسلیم کر لیں اور فلسطینیوں کا جس بے دردی سے خون بہایا جا رہا ہے اس سے منہ موڑ لیں۔ حالانکہ یہ نہ تو مذہبی لحاظ سے قابل قبول ہے اور نہ ہی اخلاقی اور تاریخی لحاظ سے۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنے علاقائی اور ملکی مفادات سے آگے بڑھ کر اُمت کا سوچیں۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿اَلَمْ يَجْعَلِ الْمَوْتُ مَنُونًا لِّاٰخُوۡتِهٖ﴾ (الحجرات: 10) ”یقیناً تمام اہل ایمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔“

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمت مسلمہ کو ایک عمارت اور ایک جسم واحد کی مانند قرار دیا ہے۔ اگر جسم کے ایک حصہ میں تکلیف ہو تو پورا جسم درد محسوس کرتا ہے۔ آج اس درد کو محسوس کرنے کی ضرورت ہے۔ آج سے تقریباً 100 سال پہلے 1924ء تک خلافت عثمانیہ کی صورت میں مسلمانوں کے پاس ایک مرکزیت تھی، لیکن اس کے بعد ہمد فروع اور علاقوں میں بٹ گئے۔ اس کا فائدہ صہیونیوں سمیت اسلام دشمنوں نے اٹھایا۔ اس تناظر میں تنظیم اسلامی توجہ دلانا چاہتی ہے کہ اُمت کے اتحاد کی طرف پیش قدمی کی جائے۔

سورہ آل عمران آیت نمبر 103 میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا﴾ ”اللہ کی رسی کو منبٹھی سے تھام اور ہل کر اور تفرقے میں نہ پڑو۔“

یہ تفرقے تب ختم ہوں گے جب یہ اُمت واقعتاً قرآن مجید کو تھام لے گی اور یہی ”رجوع الی القرآن“ کے عنوان سے تنظیم اسلامی کی بنیادی دعوت بھی ہے۔ اسی طرح سورہ الشوریٰ کی آیت نمبر 13 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿اَنْ اَقِيۡمُوا الدِّیۡنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوۡا فِیۡہِ﴾ ”کہ قائم کرو دین کو، اور اس میں تفرقہ نہ ڈالو۔“

یعنی وہ مشن جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا، اس میں اگر ہم خود کو کھپا میں گئے اور غلبہ دین کی جدوجہد کریں گے تو اُمت کے اندر جو تفرقے ہیں وہ ختم ہو جائیں گے۔ قرآن مجید کو تھامنا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن کو لے کر چلنا، اس کی دعوت دینا یہ تنظیم اسلامی کا مشن ہے۔ اسی کام میں لگ کر ان شاء اللہ اُمت مسلمہ متفق اور متحدہ ہوگی۔ بہت سے مسلم ممالک نسلی، لسانی اور جغرافیائی بنیادوں پر وجود میں آئے لیکن پاکستان واحد مسلم ملک ہے جو اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا۔ پاکستان کا مطلب کیا: لا الہ الا اللہ تحریک پاکستان کا سب سے مقبول نعرہ تھا۔ پاکستان اسلام کی بنیاد پر قائم ہوا اور اس کی بقاء اور سلامتی بھی اسلام کے نفاذ پر منحصر ہے کیونکہ پاکستان میں بہت سی نسلوں، زبانوں، لہجوں اور قبیلوں کے لوگ رہتے ہیں، ان سب کو متحد کر کے ایک قوم بنانے والی چیز اسلام ہی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو انجی قوت بنایا ہے، بہترین میزائل ٹیکنالوجی دی ہے، بہترین وسائل دیئے ہیں؟ لیکن اس کے باوجود آج ہماری سالمیت کو خطرات کیوں لاحق ہیں؟ ملک میں انتشار و افتراق کیوں ہے؟ ہم مصائب اور مسائل کا فکار کیوں ہیں؟ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ہم نے اللہ سے کیا کیا وعدہ پورا نہیں کیا، جس نظریہ نے ہمیں ایک قوم بنایا تھا اس نظریہ یعنی اسلام کا نفاذ ہم نے اس مملکت میں نہیں کیا۔ یہی اقبال اور قائد اعظم کا ویژن تھا کہ اسلام کا جو عادلانہ نظام ہے اس کو قائم کر کے دنیا کو ایک نمونہ دکھایا جائے۔

مستقبل کے منظر نامے کو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے کہ کل روئے ارضی پر اللہ کا دین غالب ہو کر رہے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدی تشریف لائیں گے۔ ان کی نصرت کے لیے خراسان سے فوجیں جائیں گی۔ خراسان میں پاکستان کا بھی بہت بڑا حصہ شامل ہے۔ یہاں دین کے غلبے کا کام ہوگا تو کل یہاں سے فوجیں چلیں گی۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں دجال کا قتل ہوگا۔

وقت فرصت ہے کہاں کام ابھی باقی ہے

نور توحید کا اہتمام ابھی باقی ہے

ان تمام معاملات کو اجاگر کرنے کے لیے تنظیم اسلامی یکم اگست سے ملک گیر مہم کا آغاز کر رہی ہے۔ اس مہم کے ذریعے تنظیم اسلامی کی جانب سے حکومت اور مقتدرہ کے ساتھ ساتھ علماء کرام، عوام الناس، آئندہ مساجد، دینی سیاسی جماعتوں اور دیگر طبقات کے لوگوں تک بھی اپنی بات پہنچانے کی کوشش کی جائے گی۔ ان سے ہماری گزارش ہوگی کہ ہم سب کے مشترکہ مفادات ہیں، آئیے ان کے دفاع اور تحفظ کے لیے ہم سب مل کر جدوجہد کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے دین سے غافل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ دین پر عمل، دین کی دعوت اور دین کے نفاذ کی جدوجہد کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔ والحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔



بے کسی ہائے تماشا کہ نہ عبرت ہے نہ ذوق

عامرہ احسان

amirah@gmail.com

کچھ مناظر ذہن کی سکرین پر ثبت ہو جاتے ہیں۔ مثلاً غرہ کے ایسے بے شمار مناظر میں ایک یہ ہے: نوحہ مرچ بمباری زدہ بلڈنگوں کے بلے میں زمین کرید کر کچھ چھوٹی چھوٹی ٹوٹی پھوٹی ہڈیاں اکٹھی کر رہا ہے۔ مٹی میں پڑی۔ پھر عجب احترام و محبت سے انھیں پولی میں سمیٹ کر قیمتی خزانے کی طرح لے جاتا دفن کرنے! پھر ایک اور منظر بھی ہے جو گہری عبرت، رنج و غم سے بھر دینے والا ہے۔ ایک خوبصورت سجا ہوا گھر ہے۔ مگر خالی۔ لیکن کی تلاش میں پولیس غسل خانے میں جھانکتی ہے تو شدید بدبو کے بھٹکے استقبال کرتے ہیں۔ ناک پر کپڑا رکھ کر دروازے سے ہی افراد اذیت ناک منظر دیکھتے ہیں۔ دس ماہ پرانی گلی ہوئی لاش الٹی لیٹی لڑکی کی ہے جسے کیزے ٹھکانے لگانے پر جتے ہوئے ہیں۔ ایک ہاتھ جسم سے دور پڑا انہی کیزوں نے ڈھانپ رکھا ہے۔ دل ہول جاتا ہے۔ لیپ ٹاپ کی سکرین سے عبرت کی بدبو اور دکھ کا دھواں اٹھتا ہے کیونکہ کہانی کھل چکی ہے۔

ایک معزز پڑھ لکھے دین آشنا گھر کا۔ یہ ہاتھ گویا کٹ کر دروازہ پر لٹکایا گیا۔ کیزے سے چاٹ گئے۔ باقیوں کو جیتے جی زندہ درگور کر گئے۔ حمیرا صفر کی المناک کہانی بہت سے حقائق کی نشاندہی کرتی ہے۔ ایک سو بیس صدی میں شیطانی گلیمر کے گھناؤنے جال بہت سے نوجوان لڑکے لڑکیاں اپنی پلیٹ میں لے کر نگل گئے، یہ المیہ بھی ایسا ہی ہے۔ ترقی، خود مختاری، اعلیٰ تعلیم، خوبصورت شخصیت بنانے کھانے کے جھانسنے میں اس صدی کے اوائل ہی سے دجالی اصطلاحات، اہتمام، شوخ مختلف ناموں، ملٹی نیشنل اداروں سے شروع ہوئے۔ 2011ء میں ویٹ Veet، ٹاپ ماڈل رینکٹی شروع کیا گیا۔ اس کا ہدف تک سب سے درست بہترین ماڈلنگ کے لیے لڑکیاں تیار کرنا تھا۔ اسے فہد اشرف، ڈائریکٹر نیٹلیٹی شو اور مس ویٹ سے بھی منسلک نے ایک پری فائل میں کہہ بھی دیا۔ (پری فائل کی چندہ حسیناؤں میں سے 'مس ویٹ، منتخب ہونے والی کے سر پر ملکہ حسن کا تاج سجایا جاتا

ہے)۔ اصلاً یہ صرف ماڈلنگ تک محدود نہیں۔ مقصد تو ہر عورت میں اعتماد بھرا دینا ہے کہ وہ بھی تمام وہ مواقع حاصل کر سکتی ہے جو مرد کو دیئے جاتے ہیں۔ مقصد معاشرے کی گلی بندھی روایات سے ٹکنا سکھانا، معاشرتی Taboos (منوعات) اور جکڑ بندیاں، پابندیاں توڑنا ہے۔ اگرچہ جسمانی حسن و جمال ہی انتخاب میں بنیادی وصف رہا، دہلی لمبی لڑکیاں مگر ہم صرف ماڈل تلاش نہیں کر رہے۔ جو جیتیں گی وہ بڑے سکولوں، کالجوں میں جا کر جوان لڑکیوں سے بات چیت کریں گی۔ 10 لاکھ کا ہدف ہے ہمارا۔ یہ والی اگرچہ بہت اچھا ناچ لیتی ہیں مگر گفتگو میں وہ مہارت اور پالش نہیں ہے۔ ان لڑکیوں کو تجربہ کار ماہرین فیشن تربیت دیتے۔ بالآخر اس کا مقصد ایک پر اعتماد لڑکی تیار کرنا ہے جو اپنے حسن و جمال کا اظہار سیکھ لے۔ یہ لڑکیاں شخصیت، جسمانی محاسن، اعتماد اور ماڈل بننے کی صلاحیت کی بنیاد پر لا کر چھانی جاتیں۔ ان میں سے ججز مزید چھانٹ کر ایک چھوٹا گروپ منتخب کرتے اور یہ کردار سازی (اصلاً کردار نشینی!) کے پینلنگ سے گزرتیں۔ جج ان میں سے 3 کا فائل انتخاب کرتے جن میں سے ایک ملکہ حسن، 'مس ویٹ' قرار پاتی!

اگست 2017ء میں اسلام آباد ہائی کورٹ نے 2016ء کی اس سلسلے کی ریکارڈنگ طلب کی کیونکہ اس کے خلاف درخواست دائر کی گئی تھی کہ یہ پروگرام پاکستان کی اخلاقی، معاشرتی اور دینی اقدار کے خلاف ہے۔ درخواست گزار نے لکھا کہ اس کی شادی شدہ ڈاکٹر بیٹی، جس کے 3 بچے ہیں، اسے فون پر یہ دعوت دی گئی کہ وہ آکرویٹ کے لیے آڈیشن دے، مقابلہ (حسن) کا حصہ بنے اور ایوارڈ جیتے۔ اس وقت اٹھنے والے اعتراضات کے نتیجے ہی میں یہ سلسلہ رک گیا، 2016ء کی بھرپور رنگین ملکہ ہائے حسن کے جلو میں حسن و جمال کی آخری نمائش کا۔ (دیگر ناموں سے کام تو جاری ہے)۔ یہ تمام تلخ یادیں اس وقت تازہ ہوئیں جب حمیرا صفر کے حوالے سے یہ بات سامنے آئی کہ 2014ء کے 'مس ویٹ' پر

ماڈل مقابلے میں اس کی تیسری پوزیشن آئی تھی۔ اس نے بڑے براؤن زکی ماڈلنگ کی، پھر ٹی وی اور فلم میں سکرین پر رہی۔ نیشنل کالج آف آرٹس سے پڑھ کر اس کا آرٹ ورک بھی عورت کی بااختیاری کو بڑھاوا دینے پر مرکوز رہا۔ انسٹاگرام پر اس کے 7 لاکھ فلوئوز تھے۔ (اپنی تھکاوت ایک خوبصورت عورت دیکھ کر دور کرنے والے اور بس)۔ تباہ کن تھی پاپارٹمنٹ میں۔ کوئی حقیقی رشتہ گرد پیش نہ تھا۔ کٹ چکی تھی۔ مکان تو تھا۔ گھر نہ تھا۔ شوہر، بچوں سے مہکتا، خونی رشتوں کی کشش میں بندھا۔ بچپنا بھونچتہ بچوں کے محرم، محبت میں گندھے محافظ رشتے۔ وہ حصار جو عورت کو میلی نگاہوں، بدبو دار حرص و ہوس بھرے جملوں کی کشاکش سے محفوظ رکھے۔ وفا اور پاکیزگی کی مہک والے رشتے جن کی محبت خون میں شامل ہوتی ہے اگر قصداً کٹ نہ پھٹکے جائیں۔ میڈیا پر حمیرا کی چلتی کہانیاں اذیت ناک ہیں۔ صرف اس کے گھر والوں کے لیے نہیں ہر حساس ذی شعور فرد کے لیے۔ لال پھولوں سے ڈھکی قبر پر کھڑے تیرہ نگار یہ کہہ کر کہانی سمیٹ دیتے ہیں۔ 'اجازت دیجیے۔ پھر پلیس گئے' اگلی سنوئی کے ساتھ۔ میڈیا کو ایک سنسنی خیز سنوئی مل گئی۔ معزز گھرانے کے رخصتوں پر نمک چھڑکنے والوں کے ہجوم۔ پمپل ہر زاویے سے سیلبرٹی کے نام سے رنگین تصاویر اچھائی پھر قبر کے پھولوں تک پہنچنا! فاعلمبرو! بے رحم معاشرتی بدحالی، اعلیٰ اقدار کی کرچیاں! بے سہارا Decomposed، کیزوں کی کھائی جوانی!

اسی تسلسل میں جہاں حمیرا کے حوالے سے کچھ غم کاغذ پر اٹھ لے تھے، اگلا نوٹ درمیان میں غرہ پر تھا۔ وہ کچھ یوں تھا کہ 'بمباری سے آگ لگ گئی'۔ گھر کا ایک بڑا بچہ آگ میں گھرا تھا کچھ اس طرح کہ کوئی بھی اس کی مدد پر قادر نہ تھا۔ فون پر اس سے بات جاری رہی۔ یہاں تک کہ وہ کلمہ پڑھنے لگا اور پھر منزل مقصود کو پالیا۔ شہادت! جہاں ساروں کو جانا ہے۔ نہیں لیکن، محض زخم جگرا پنا دکھانا ہے! اس فلسطینی کا زخم جگر قدس پر جان دے ڈالنا تھا۔ جسد خاکی مٹ گیا۔ روح تروتازہ فرشتوں کے جلو میں پہلے ہی منزل کو چل دی۔

اصل المیہ یہی ہے۔ جسد خاکی توفیق کے گھاٹ اتر ہی جاتا ہے۔ مگر اگلی زندگی روح کی جیتی جاگتی زندگی ہے۔ جس کے لیے انبیاء و رسل آئے، کتب و صحائف نازل ہوئے۔ انتخاب انسان کا اپنا ہے۔ میرا غم دو دھاری تلوار

ناجائز صہیونی ریاست اسرائیل کا غزوہ میں بھوک کو بطور ہتھیار استعمال کرنا بدترین درندگی اور انسانیت کے خلاف جرم ہے

ناجائز صہیونی ریاست اسرائیل کا غزوہ میں بھوک کو بطور ہتھیار استعمال کرنا بدترین درندگی اور انسانیت کے خلاف جرم ہے۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے ایک بیان میں کہی۔ انہوں نے کہا کہ یہودی تاریخ باعوم اور ناجائز صہیونی ریاست اسرائیل کی تاریخ بالخصوص انسانیت سوز جرائم سے بھری پڑی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ 17 اکتوبر 2023ء کے بعد سے اب تک ایک دن بھی ایسا نہیں گزرا کہ ناجائز صہیونی ریاست اسرائیل نے غزوہ کے مظلوم اور مجبور عوام پر حملے کر کے ان کو شہید کیا ہو۔ میڈیا میں بتائے جانے والے اعداد و شمار کے مطابق گزشتہ تقریباً 22 ماہ کے دوران اسرائیل 60,000 سے زائد فلسطینی مسلمانوں کو شہید اور 120,000 سے زائد کوشدید غزہ کی چٹان سے اور غزوہ کو ملیہ کا ڈھیر بنا دیا ہے۔ اب بھوک اور قحط کا غزوہ کے مسلمانوں کے خلاف ہتھیار کے طور پر استعمال کر رہا ہے جس پر بعض مغربی ممالک بھی توجہ اٹھاتے ہیں۔ بھوک اور مرض میں مبتلا غزوہ کے مسلمانوں خصوصاً بچوں اور عورتوں کو نشانہ بنایا جا رہا ہے اور اس صہیونی شیطنت میں امریکہ اسرائیل کی مکمل معاونت کر رہا ہے۔ بین الاقوامی اداروں کی اپنی رپورٹس کے مطابق یہ تاریخ کا پہلا واقعہ ہے کہ کوئی خطہ غزوں اور مریضوں کے لیے 100 فیصد خون کی در آمد پر مجبور ہو گیا ہو کیونکہ اسرائیلی درندوں نے غزوہ کے تمام ہسپتال تباہ کر دیے ہیں۔ پھر یہ کہ غزوہ میں امداد کو داخل نہیں ہونے دیا جا رہا جس کے باعث غزوہ کی پوری آبادی دن میں ایک وقت کا کھانا بمشکل حاصل کر پاری ہے اور 50 فیصد سے زائد افراد کو تین دنوں میں ایک وقت کی روٹی میسر آتی ہے۔ نسل کشی کی اس بدترین صورت حال میں شرح پیدائش 50 فیصد تک کم ہو گئی ہے۔ جن چند بچوں کو امدادی سامان لے کر غزوہ میں داخل ہونے کی اجازت دے بھی دی جاتی ہے ان میں جان لیوا کیٹیکل بھرا آنا ہوتا ہے اور جب غزوہ کے مظلوم مسلمان قتلار بنا کر اس زہریلی غزا کو حاصل کرنے کے لیے اکٹھے ہوتے ہیں تو اسرائیلی فوج ان پر گولیوں اور بموں کی بوچھاڑ کر دیتی ہے جس سے روزانہ کی بنیاد پر کئی درجن افراد کو شہید کر دیا جاتا ہے۔ امیر تنظیم نے کہا کہ مسلم ممالک اس انسانیت سوز نسل کشی کی سرکب ناجائز صہیونی ریاست اسرائیل سے ابراہیم کارڈز کے ذریعے تعلقات استوار کرنے کی کس منہ سے بات کر رہے ہیں۔ کیا وہ مسلم ممالک جو اسرائیل کے نیٹکوں، جنگی طیاروں اور ڈرونز کے لیے خام تیل، بجلی اور گیس فراہم کر رہے ہیں اس بات سے بے خوف ہو چکے ہیں کہ وہ قیامت ان سے اپنے مسلمان بھائیوں کی نسل کشی میں ظالم کی مدد کرنے پر سوال کیا جائے گا؟ انہوں نے کہا کہ اگر اب بھی مسلم ممالک اپنا قبضہ درست نہیں کرتے اور ناجائز صہیونی ریاست اسرائیل کے ظلم کو روکنے، فلسطینی مسلمانوں کی مدد کرنے اور مسجد اقصیٰ کی حرمت کے تحفظ کے لیے عملی اقدامات نہیں کرتے تو دنیا کی مزید رسوائی انہیں گھیر لے گی اور آخرت میں شدید عذاب کا اندیشہ ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمان حکمرانوں اور مقتدر حلقوں کو غیرت دینی اور جرأت الیماہی عطا فرمائے۔ آمین! (جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

رفقاء متوجہ ہوں

”مسجد جامع القرآن کمپلیکس 3، جیپوٹ نزد نیلور، اسلام آباد“ میں

10 تا 18 اگست 2025ء (بروز جمعہ المبارک نماز عصر تا بروز اتوار نماز ظہر)

مدرسہ کورس (نئے و متوقع مدرسین کے لیے)

نوٹ: مدرسین کو رس کے لیے درج ذیل کتابچے کے مطالعہ کا اہتمام فرمائیں۔

☆ قرآن کے نام پر اٹھنے والی تحریکات اور ان کے بارے میں علماء کرام کے خدشات۔

مدرسین ریفرنڈم کورس

نوٹ: مدرسین ریفرنڈم کورس میں درج ذیل موضوع پر باہمی مذاکرہ ہوگا، گزارش ہے کہ دستیاب مواد کا مطالعہ کر کے تشریف لائیں:

☆ اسلام کا اخلاقی و روحانی نظام (صفحات 23 تا 70)

زیادہ سے زیادہ ذمہ داران پروگرام میں شریک ہوں۔ (موسم کی مناسبت سے ہمسفر لائیں)

برائے رابطہ: 0334-5309613 / 051-4866055 / 051-2751014

المعلن: مرکزی شعبہ تعلیم و تربیت: 78-35473375 (042)

بنا مجھے دشمنی کر رہا تھا۔ غزوہ والوں کا غم ان پر ظلم و قہر اندھا دھند برسانے کا غم تھا۔ انہیں ہر جسمانی راحت، سکھ سے محروم کر کے اذیتوں میں رگید ڈالنے کا غم۔ مگر ان کی روح کا معاملہ قابل رشک، لائق تقلید تھا۔ منزل مراد، دائمی حقیقی زندگی میں رب کی رضا پالنے کا رشک۔ ابدی لازوال جنت میں اعلیٰ مقام کا سچا وعدہ پالنے اور اعلیٰ ترین معیار زندگی کا رشک۔ دوسری طرف تنہائیوں بھری سراپوں کے پیچھے بھائی بھائی، باقی حیرا۔ محبوب پاکیزہ انسانی رشتوں کی گرامت، نرمابٹ، سکینٹ سے محروم۔ برکانے والے بھٹیروں نے اُسے کن صحراؤں میں دھکیلا۔ چاروں کی چاندنی جہاں آہستہ آہستہ رنگ روپ کھونے لگتی ہے۔ مقابلہ سخت۔ نئے نئے نام جگہ لے لیتے ہیں۔ فلمی تجارت میں مواقع ختم ہونے لگتے ہیں۔ بے پناہ پیسہ اچانک منہ موڑ لیتا ہے۔ جتنی سناپ بن کر دیتی ہے۔ انا اڑے آتی ہے۔ اور پھر کہانی اس طرح اچانک ختم ہوتی ہے کہ دنیا کو، دینک کا تاج لیے کھڑے تالیاں پیٹنے والوں کو خبر تک نہیں ہوتی۔ صرف ایک نام رہ جاتا ہے۔ تھی۔ رخصت ہو گئی۔ قبر کے پھول مرجھا سوکھ کر اڑ جائیں گے۔ صرف گھر والوں کے سینے میں غم کا گہرا گھاؤ بکنا کر تارستار ہے گا۔ اخبار و رسائل، سوشل میڈیا پر شاہ، یوسف، حمیرا جیسی صرف کہانیاں لکھ دی جاتی ہیں۔ معاشرے کے سدھار کا غم کھانا؟ ”عورت“ کو اس کی عزت، عظمت، وقار، تقدس یاد دلانا؟ یہ اب نئے Taboos ہیں۔ یہ قدامت پرستی، مطالبان پن ہے۔ دہشت گردی بھی ہے۔ گھٹے ہوئے نظریات ہیں! مگر ایسا ہرگز نہیں! قبر پر سوکھے پھولوں کے اندر ایک پوری داستان ہے ایک نئی زندگی کی، جو ہمارے ہاں پڑھائی نہیں جاتی۔ اور جب فرد کو اس کا سامنا تھا کرنا پڑتا ہے تو اس وقت سب تدفین کے فریضے سے فارغ ہو کر سر پر دوپٹے، ٹوپیوں رکھے، سرخے کی بویاں توڑ رہے ہوتے ہیں تھک ہار کر۔ اللہ مغفرت کرے کہہ کر! جاگ جائے۔۔۔۔۔ آج! تاکہ ہم کل سکون کی نیند سو سکیں!

”ندائے خلافت“ کا آئندہ شمارہ نمبر 29

”اتحاد اُمت اور پاکستان کی سالمیت“ اشاعت خصوصی ہوگا۔ ان شاء اللہ! جس کی تدوین میں اراکین عملہ شبانہ روز مصروف ہیں۔ شمارہ بروقت حاصل کرنے کے لیے مکتبہ خدام القرآن لاہور سے رابطہ کریں۔ فون: 0301-1115348

مدیر، ندائے خلافت

استحکام پاکستان اور امریکی صدور کا کردار

آج تک کسی امریکی صدر نے رسول اللہ ﷺ کو پاکستان کا دورہ نہیں کیا

خالد نجیب خان

گزشتہ دنوں میڈیا پر ایک خبر نے ہمیں خاص طور
 متوجہ کیا۔ خبر تھی کہ امریکی صدر ٹرمپ ستمبر میں دورہ
 پاکستان پر آمین گئے۔ موجودہ حالات میں امریکی صدر کا
 دورہ سنجیدہ حلقوں میں کئی سوال اٹھ رہا تھا تو انہوں نے
 سوال اٹھائے مگر کوئی جواب نہیں آیا۔ مگر یہ خبر ضرور آگئی کہ
 وہ فی الحال پاکستان نہیں آ رہے۔

”فی الحال نہیں آرہے“ میں یقیناً یہ بات مضمر ہے کہ جلد یا بدیر وہ دورہ ضرور کریں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ امریکی صدر کا دورہ پاکستان کے لیے ”کہاں راجہ بیچو“ کہاں گنگو تلی“ کے مصداق ہوتا ہے۔ ہمارے ہاں تو جس کسی شہر میں کوئی کرکٹ ٹیم آجائے تو شہر کے شہریوں کی زندگی ہال ہو جاتی ہے کیا ہے کہ امریکی صدر آجائے۔

امریکہ کے بارے میں خود امریکہ کے سابق وزیر خارجہ ہنری کسنجر کا کہنا ہے کہ امریکہ کے دشمنوں کو امریکہ سے اتنا نقصان نہیں پہنچا جتنا امریکہ سے اُن ملکوں کو نقصان پہنچا ہے جو خود کو امریکہ کا دوست خیال کرتے ہیں۔ بے شک پاکستان بھی اُن ممالک میں شامل ہے جس کے حکمران اپنی عوام کو یہ باور کرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ امریکہ ہمارا بڑا خیر خواہ ہے اور اس کے لیے سرکاری خزانے سے لاکھوں ڈالر خرچ کر کے امریکی صدر کے ساتھ فوٹو سیشن کرایا جاتا ہے اور اس دوران رکی بات چیت کے لیے بھی چوچوں کا سہارا لیا جاتا ہے۔ ان ملاقاتوں کی جب ویڈیو دیکھی جائے تو حیرت ہوتی ہے کہ کیا دوست اور وہ بھی سب براہِ مہمکت ایسے ملتے ہیں۔

بہر حال اس وقت امریکی صدر کا دورہ پاکستان کا
عند یہ دینا اس حوالے سے بھی حیران کن تھا کہ کوئی بھی
امریکی صدر پاکستان میں کسی فتیہ حکومت کے ہوتے
ہوئے نہیں آیا۔

قیام پاکستان کے بعد امریکہ نے فوری طور پر پاکستان کو تسلیم کیا تو بانی پاکستان نے امریکی قربت کو سوویت یونین کے خلاف ایک توازن کے طور پر دیکھا مگر ٹرومین نے بھارت کو ترجیح دی۔ البتہ پاکستان کو ابتدائی اقتصادی امداد ملی جبکہ کشمیر کے مسئلے پر سرد مہری آگئی۔

پھر پاکستان بننے کے بعد جب بقول جواہر لال نہرو "میں نے گزشتہ سالوں میں اتنی دھوتیاں نہیں بدلیں جتنے پاکستان نے وزیر اعظم بدل لیے ہیں" پاکستان کے کسی وزیر اعظم، کسی گورنر جنرل یا کسی صدر مملکت سے ملاقات کے لیے کوئی امریکی صدر پاکستان کی سرزمین پر نہیں آیا۔ اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں ہے کہ پاکستان کے حکمران امریکی صدر سے ملاقات کا شرف حاصل نہیں کر سکے۔ اس دوران میں حسب ضرورت پاکستانی حکمران بذات خود جا کر حاضری لگواتے رہے اور واپس آ کر یہ بھی بتاتے رہے ہیں کہ ان کا وہاں پر نفیذ امثال استقبال کیا گیا۔

1959ء میں جب کہ پاکستان کو بنے گیارہ سال ہو چکے تھے اور ملک میں مارشل لا نافذ تھا تو امریکی صدر ڈوائٹ ڈی آئزن ہاور جو 1953ء سے 1961ء تک صدر کے عہدے پر متمکن رہے، نے پاکستان کو شرف میزبانی بخشا۔

یہ وہ دور تھا جب آج کی طرح کا سوشل میڈیا تو دور کی بات ہے سادہ سی وہی جی نہیں تھا۔ کئی دنوں کے بعد ریڈیو یا اخبارات کے ذریعے لوگوں کو وہ معلومات ملتی تھیں جو متعلقہ حکام کے مطابق غوام کو ملنا ضروری ہوتیں اور غوام اس پر اعتماد بھی کرتے تھے کیونکہ کوئی دوسری آپشن بھی نہیں ہوتی تھی۔

جب دسمبر 1959 میں جنرل ایوب خان کے دور حکومت میں، آئزن ہاور نے پاکستان کا دورہ کیا تو یہ کسی بھی امریکی صدر کا پہلا دورہ پاکستان تھا۔ اُس وقت چونکہ کراچی پاکستان کا دارالحکومت تھا تو صدر آئزن ہاور کراچی تک ہی محدود رہے۔ تاریخ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ صدر آئزن ہاور کو پاکستان کے دارالحکومت میں عوامی سطح پر زبردست پذیرائی ملی۔ جبکہ کسی نے لکھا ”زبردستی پذیرائی ملی“۔

آئینہ سائبر کے دور میں پاکستان کو SEATO اور CENTO جیسے امریکی دفاعی اتحادوں میں شامل کیا گیا اور دونوں ملکوں کے درمیان اعتماد کو فروغ دیا گیا جس نے پاکستان کی مغربی بلاک میں شمولیت کو مستحکم کیا۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ پاکستان کو فوجی امداد، ہتھیار اور تربیت ملی

اور امریکہ نے اپنی سرحد جنگ میں پاکستان کو ایک مہرہ کے طور پر استعمال کیا جبکہ 1965ء کی بھارت کے ساتھ جنگ میں امریکہ نے پاکستان کا ساتھ نہیں دیا۔

اس کے دو سال بعد 1961ء میں صدر لنڈن بی جانس نے ایوب خان کو دورہ امریکہ کی دعوت دی اور وہ امریکہ کا دورہ کر کے آئے جس کی تصاویر دیکھی جاسکتی ہیں کہ صدر ایوب کو امریکہ میں کتنا زیادہ پروٹوکول دیا گیا۔ اسی دور میں امریکہ نے بھارت سے بھی تعلقات بزحائے اور 1965ء کی جنگ میں ہتھیاروں کی سپلائی روک کر پاکستان کو مایوس کیا۔

1969ء میں جب پاکستان میں جنرل یحییٰ خان کی حکومت تھی تو چر ڈیکسن نے نومبر میں پاکستان کا دورہ کیا۔ تب یہ خبر آئی کہ جنرل یحییٰ خان کے ساتھ صدر رگسن کی ملاقاتوں نے نہ صرف دونوں ممالک کے تعلقات کو تقویت دی ہے بلکہ چین کے ساتھ امریکی روابط کے لیے بھی راہ ہموار کی۔

رجنر ٹکسن 1969ء سے 1974ء تک امریکی صدر رہے اور ان کے دور کو پاکستان میں گولڈن پیڑیز کہا گیا۔ واضح رہے کہ یہ دور درحقیقت پاکستان کو امریکہ کی 51 ویں ریاست کہا جانے لگا تھا اور پاکستان میں ایک حلقہ امریکہ کی 51 ویں ریاست ہونے پر فخر محسوس کرتا تھا جبکہ دوسرا حلقہ اس کے برعکس اس بات کو اپنے لیے گالی خیال کرتا تھا۔ ٹکسن کے دور کو پاکستان امریکہ تعلقات کا عروج کہا جا سکتا ہے۔ 1971ء کی جنگ میں امریکہ نے بحری بیڑا بھیجا جسے پاکستان تک پہنچنے میں کم و بیش 13 سال لگ گئے اور پاکستان کا ایک بازو (مشرقی پاکستان) بھارتی برہمنی کی وجہ سے کٹ کر بنگلہ دیش بن گیا۔

اس کے بعد پاکستان کے سول حکمران امریکہ کی میر کے لیے جا کر فوٹویشن کر کے پاکستانی عوام کو مرعوب کرتے رہے۔ جبکہ امریکہ پاکستان میں اپنی مرضی کی حکومتیں بنواتا رہا اور مرضی کا کام نہ کرنے والوں کو منظر سے ہٹاتا رہا۔

پاکستان میں آخری آنے والے امریکی صدر بل کلنٹن تھے۔ انہوں نے پاکستان کا دورہ 2000ء میں کیا جب پاکستان میں جہازل پرویز مشرف کے پاس خٹاں اقدہ ارتقا۔ پاکستان اور بھارت کا رگل کے مجازہ پر جنگ کر کے سکون سے بیٹھ چکے تھے اور افغانستان پر افغان طالبان کی حکومت پوری آب و تاب سے جاری و ساری تھی اور کسی کو یہ خیال بھی نہیں تھا کہ اگلے سال افغانستان میں

افغان طالبان کی حکومت نہیں ہوگی۔ بہر حال کہا جاتا ہے کہ صدر بل کلنٹن کے دورے کے بعد پاک بھارت تعلقات معمول کی طرف آنا شروع ہو گئے۔ واضح رہے کہ حالات معمول پر آنے کا مطلب یہی ہے کہ بھارت جو کچھ بھی کہہ رہا ہے، اُسے درست سمجھا جائے، اگر اُس کے کہے کو درست کرنے یا غلط کہنے کی کوشش کریں تو اس کا مطلب ہے کہ پاکستان دراندازی اور دہشت گردی کر رہا ہے۔

بہر حال بات امریکی صدر کے دورہ پاکستان کی ہو رہی ہے جو قیام پاکستان کے بعد گزشتہ 78 سالوں میں کم و بیش 78 ہی سرکاری دورے پاکستان کے صدر مملکت یا وزیراعظم یا ان کے کسی نمائندے نے کیے ہیں۔ جن میں سے ہر ایک دورے کو ناصرف کامیاب قرار دیا گیا بلکہ کامیاب قرار دینے والوں کے بقول انہیں بھرپور پورٹولوں بھی دیا گیا۔

صدر ٹرمپ کا دورہ پاکستان جسے فی الحال مؤخر کر دیا گیا ہے، ایسے وقت میں ہونے والا تھا جب دنیا ایک نئے جغرافیائی سیاسی توازن کی طرف بڑھ رہی ہے۔ پاکستان اور امریکہ کے تعلقات میں کئی چیلنجز موجود ہیں، جن میں چین کے ساتھ پاکستان کی قربت، افغانستان سے امریکی انخلاء کے بعد کی صورتحال، اور خطے میں سکیورٹی کے نئے خدشات شامل ہیں۔

ڈونلڈ ٹرمپ امریکی صدر ہونے کے ساتھ ایک کاروباری شخصیت بھی ہیں، ان کے بعض فیصلوں میں امریکہ اور امریکہ کے عوام سے زیادہ ان کا اپنا فائدہ جھلکتا ہوا نظر آتا ہے۔ اس سال جنوری میں غزہ میں عارضی جنگ بندی کراتے ہی انہوں نے اپنے ریل اسٹیٹ کے بزنس کو مد نظر رکھتے ہوئے کہا کہ غزہ میرے حوالے کر دیں تو میں اس کی بحالی کا کام زیادہ بہتر طور پر کر سکتا ہوں۔ ڈونلڈ ٹرمپ کی طرف سے کسی اچھی خبر کی توقع رکھنا خصوصاً پاکستان کے حوالے سے ممکن تو نہیں ہے مگر جو ضرب المثل بنی ہے کہ امید پر دنیا قائم ہے، شاید اسی موقع کی مناسبت سے بنی ہے۔

اس میں شک نہیں ہے کہ امریکہ ایک سہر پاور ہے، اُس کی مرضی کے بغیر یو این او میں کوئی قرارداد منظور نہیں ہو سکتی، اُس کے صدر کے ایک اشارے سے جنگیں رک سکتی ہیں اور ایک اشارے سے جنگیں شروع ہو سکتی ہیں جبکہ پاکستان اُس کے مقابلے میں دس فیصد بھی نہیں ہے۔ تاہم یہ بھی حقیقت ہے کہ پاکستان اتنا گیزرا اور کمزور بھی نہیں ہے کہ امریکہ کی وفاداری نبھانے میں اپنے مفادات اور سلامتی کو پس پشت ڈال کر امریکہ کے مفاد کا ہر وہ کام کر گزرے

جس کی ابھی اُسے طلب ہی نہ تھی۔ گویا امریکہ سے وفاداری نبھانے میں امریکیوں سے بھی سبقت لے جائیں۔

استحکام پاکستان کا تقاضا ہے کہ امریکہ ہو یا کوئی بھی اور سہر پاور، اُس سے تعلقات مرغوبیت کی بجائے توازن کی بنیاد پر قائم کئے جائیں۔ دنیا کے نقشے میں پاکستان کی اہمیت کو دنیا کی تمام طاقتیں تو جان چکی ہیں مگر بدقسمتی سے صرف ہمارے وہ چند حکمران ہی لاعلم رہتے ہیں جن کے مفادات پاکستان کی بجائے امریکہ سے وابستہ ہوتے ہیں اور وہ مسند سے اترتے ہی پہلی دستیاب پرواز سے پاکستان سے پرواز کر جاتے ہیں۔

اگر ہم ماضی کی طرف گردن گھما کر دیکھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ پاکستان کے استحکام میں امریکہ نے جزوی کردار ضرور ادا کیا، لیکن قومی مفاد، خود مختاری، اور اصولی خارجہ پالیسی کی قربانی پر۔ ایسے میں ہماری کسجری بات سو فیصد سچ معلوم ہوتی ہے۔ ہمیں پاکستان کے حوالے سے امریکی پالیسیاں تاریخ کے آئینے میں ضرور دیکھنا ہوں گی، اور یہ بھی سمجھنا ہوگا کہ کسی سہر پاور کا سہارا لینے کی بجائے اپنے پاؤں پر خود کھڑا ہونا زیادہ محفوظ ہے۔

پاکستانی حکمران بھی اگر یہ بات سمجھ لیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں مملکت خداداد کی صورت میں جو نعمت دے رکھی ہے، وہ امریکہ سے ملنے والی ہر نعمت سے زیادہ قیمتی اور دیر پا ہے تو وہ یقیناً پاکستان کو مضبوط بنانے کے نام پر کبھی کسی غیر فطری امداد کی طرف راغب نہیں ہوں گے۔



ضرورت کارکن

مرکز دارالاسلام چوہنگ لاہور میں ایک کارکن کی ضرورت ہے جو ملٹرمز رفق ہو۔ کمپیوٹر کا استعمال بخوبی جانتا ہو، اردو کمپوزنگ و خط و کتابت میں مہارت رکھتا ہو، ای میل کی ڈرافٹنگ کر سکتا ہو، انگریزی خطوط کی ڈرافٹنگ اضافی قابلیت متصور ہوگی۔

دبلیو رکھنے والے رفقاء اپنی درخواستیں مع اسناد 15 اگست 2025 تک مرکز دارالاسلام چوہنگ لاہور ارسال کر دیں۔

markaz@tanzeem.org پر بھیج دیں۔

تہذیب اسلامی کی انقلابی دعوت کا ترجمان

شمارہ اگست 2025

صفر المظفر 1447ھ

اجراء ثانی:

ایشاق لہوی

ڈاکٹر اسرار احمد

مضمومات

غلبہ و اقامت دین کی جہاد کا عہد کا عہد

☆ عرض (محول):	☆ استحکام پاکستان اور اتحاد امت
☆ تذکرہ ذہن:	☆ معاہدات امن اور مسلم ائمہ کا کردار
☆ درسی ذر:	☆ سُورَةُ الْفَاتِحَةِ (۳)
☆ تذکرہ ذہن:	☆ قرآنی سورتوں کے مابین نسبت و زوجیت
☆ غزوت (محول):	☆ پاکستان اور اسرائیل
☆ معارفہ ذر (حلیہ):	☆ سورة الکوثر: چند تشریحی پہلو
☆ حصہ معارف:	☆ کسب حلال
☆ وصوت ذر:	☆ عالم اسلام کی زیوں حالی اور اس کا علاج
☆ حقیقت و حقی:	☆ اسماء اللہ الحُسنى (۲)
☆ باور و فکا:	☆ آقا محمد مصطفیٰ (ص)

☆ صفحات: 84 ☆ قیمت فی شمارہ: 50 روپے ☆ سالانہ زرعوت (۵ عدد تک) 500 روپے

(042)35869501-3 ماڈل ٹاؤن لاہور فون

maktaba@tanzeem.org 0301-1115348

{ مکتبہ خدام }

{ القرآن للاصوات }

حلقہ سرگودھا کے زیر اہتمام جوہر آباد میں سہ ماہی تربیتی پروگرام

حلقہ سرگودھا کے زیر اہتمام سہ ماہی تربیتی اجتماع بروز اتوار صبح 8:00 بجے تا دوپہر ڈیڑھ بجے تک رفاهہ کالج جوہر آباد میں منعقد ہوا۔ جس میں میانوالی، جوہر آباد اور سرگودھا سے مجموعی طور پر 60 رفقہ اور 18 احباب نے شرکت کی۔

پروگرام کا آغاز میانوالی تنظیم کے امیر جناب نور خان کے درس قرآن سے ہوا۔ انہوں نے سورۃ الحمدیدیکی آیات 7 تا 11 کا درس دیا۔ مطالعہ حدیث کی ذمہ داری جناب عثمان غنی نے ادا کی۔ موضوع ”فطوبی للفریاء“ تھا۔

نور خان نے ”بے حیائی اور فحاشی کی روک تھام کے لیے عملی اقدامات“ کے موضوع پر مطالعہ لٹریچر کروایا۔ اس کے بعد ”رفقاء کے مابین غیر رسمی تعلقات نہ بڑھنے کی وجوہات و اسباب اور اس کا حل“ کے موضوع پر ناظم دعوت حلقہ جناب حمید اللہ خان نے مذاکرہ کروایا۔ آدھے گھنٹے کے وقفہ برائے چائے و باہمی تعارف کے بعد مقامی امیر سرگودھا غریب جناب عبدالرحمن نے دعوتی مذاکرہ کروایا جس کا موضوع تھا ”دعوتی عمل میں درپیش ملکتہ سوالات اور ان کا حل اور رفقہ کے ”تجربات“ جس میں تمام رفقہ نے دلجمعی سے بھرپور حصہ لیا۔

احسان اسلام کے ضمن میں ”تعلق مع اللہ“ پر گفتگو اقامت کی۔ اس کے بعد نقیب اسرہ شرقی تنظیم جناب طاہر محمود نے ”ذاتی تنقید و اصلاح“ (راہنماء اصول دفعہ 9) کی روشنی میں مطالعہ کروایا۔ اس کے بعد شرکاء پروگرام سے اس پروگرام کو مزید بہتر بنانے کے لیے تجاویز اور ان کے تاثرات حاصل کیے گئے حالیہ منعقدہ ملتزم تربیتی کورس منعقدہ 21 تا 27 جون دارالاسلام مرکز تنظیم اسلامی چوہنگ لاہور میں شریک ہونے والے ملتزم رفقہ نے بھی اپنے تاثرات پیش کیے۔ آخر میں امیر حلقہ نے اختتامی گفتگو میں تمام ذمہ داران اور رفقہ کا شکریہ ادا کیا۔ امیر محترم کی طرف سے دیئے گئے سالانہ اہداف کی یاد دہانی کروائی۔ اس طرح مسنون ذمہ داران کے ساتھ تربیتی نشست کا اختتام ہوا۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ تمام رفقہ کی مساعی کو اپنی بارگاہ میں منظور و مقبول فرمائے۔ آمین!

(رپورٹ: ہارون شہزاد، ناظم نشر و اشاعت حلقہ سرگودھا)

حلقہ لاہور شرقی کے تحت فقہاء تربیتی اجتماع

حلقہ لاہور شرقی کے تحت اتوار 13 جولائی 2025 فقہاء تربیتی اجتماع ”مرکز گزشتی شاہ“ میں صبح 6:30 تا ظہر 1:30 تک منعقد ہوا۔ اس اجتماع میں حلقہ کے تمام مقامی امراء، فقہاء، مقامی ناظمین دعوت و تربیت اور حلقہ کے تمام معاونین نے شرکت کی۔ اجتماع کا آغاز امیر حلقہ کے افتتاحی کلمات سے ہوا۔ امیر حلقہ نے سورہ عصر کی تلاوت کے بعد تمام شرکاء کو اجتماع میں خوش آمدید کہا اور اجتماع کی غرض و غایت پر روشنی ڈالی۔ افتتاحی کلمات کے بعد تہذیبیہ کثیر بالقرآن کے ضمن میں حلقہ لاہور شرقی کے ناظم دعوت جناب شہباز احمد شیخ نے ”ناظم جماعت کی پابندی“ کے موضوع پر گفتگو فرمائی۔ مطالعہ حدیث کے تحت مقامی امیر جناب محمد عدیل خان آفریدی نے ”مسؤلین کی مسؤلیت“ کے موضوع پر گفتگو فرمائی۔ ناشتے کے وقفے کے بعد پروگرام کے شیعہ دل کے مطابق تنظیمی امور پر گروپس کی شکل میں مذاکرہ ہوا۔ اس ترتیب سے شرکاء کے 9 گروپس بنائے گئے کہ ہر گروپ میں مختلف مقامی تالیم کے ذمہ داران شامل ہوں۔ مذاکرہ کروانے کی ذمہ داری مقامی امراء نے سرانجام دی۔ تنظیمی مذاکرے کے بعد ”اجتماع اسرہ کا نصاب اور نقیب کا کردار“ کے موضوع پر نائب امیر ڈی ایچ اے جناب آصف رحیم اغوان نے پریزنٹیشن دی اور نظام العمل کے مطابق اجتماع اسرہ کے انعقاد پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد امیر حلقہ نے ”مثالی مربی کے 20 مطلوبہ اوصاف“ کے عنوان سے پریزنٹیشن دی اور نقیب کے مربیانہ کردار

کے اوصاف کو قرآن وحدیث کی روشنی میں واضح کیا۔ 11 بجے چائے کا وقفہ ہوا۔ وقفے کے بعد حلقہ لاہور شرقی کے ناظم تربیت جناب اقبال کمال نے ”تنظیمی رپورٹس کی اہمیت اور پورنگ میں مسائل“ کے عنوان سے گفتگو کی۔ انہوں نے مسکین پر اسرہ اور مقامی تنظیم کی ماہانہ رپورٹس دیکھیں اور ان کو صحیح طریقے سے پر کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ نماز ظہر سے قبل امیر حلقہ نے اختتامی کلمات میں اجتماع کے کامیاب انعقاد پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور تمام شرکاء، مدرسین اور منتظمین کا بھی شکریہ ادا کیا۔ دعائے مسنونہ پر اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کے مقاصد کا حصول ہمارے لیے آسان بنادے اور اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین یا رب العالمین! (رپورٹ: نعیم اختر عدنان، ناظم نشر و اشاعت حلقہ لاہور شرقی)

امیر تنظیم اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

(17 تا 23 جولائی 2025ء)

جمرات 17 جولائی: مرکزی اسرہ کے اجلاس کی صدارت کی۔ دوپہر کو شعبہ نظامت اور شام کو شعبہ انتظامی، رابطہ و قانونی امور کے اجلاس کی صدارت کی۔

جمعہ المبارک 18 جولائی: صبح کو شعبہ نظامت اور شعبہ انتظامی امور کے کارکنان کے ساتھ مختصر تعارفی نشست ہوئی۔ نماز جمعہ سے قبل مشیر خصوصی محترم ایوب بیگ مرزا صاحب سے مختصر ملاقات رہی۔ خطاب جمعہ مسجد جامع القرآن قرآن الکیڈمی لاہور میں ارشاد فرمایا۔ دوپہر کو شعبہ تنبیہ و بصرہ کے اجلاس کی صدارت کی۔ شام کو ماہنامہ ”بیانیات“ کی بھرتی کے حوالہ سے ایک اجلاس کی صدارت کی۔

ہفتہ 19 جولائی: صبح کو شعبہ مالیات کے کارکنان کے ساتھ مختصر تعارفی نشست ہوئی۔ دن میں مرکزی شعبہ نشر و اشاعت کے اجلاس کی صدارت کی۔ سپر تاج بعد نماز مغرب مسجد جامع القرآن، قرآن الکیڈمی، لاہور میں حلقہ لاہور غریبی کے تنظیمی دورہ کا اہتمام ہوا۔ حلقہ اور ذمہ داران کا تعارف، کل رفقہ سے سوال و جواب کی نشست، بیعت مسنونہ، مختصر خطاب، ذمہ داران کا تعارف اور ان کے ساتھ سوال و جواب کی علیحدہ نشست کا اہتمام ہوا۔ نماز عشاء سے قبل اور بعد چند علماء کرام سے منفرد ترجمہ قرآن نیز تنظیمی امور کے حوالہ سے ملاقات ہوئی۔

اتوار 20 جولائی: بعد نماز فجر حلقہ فیصل آباد کے تنظیمی دورہ کے لیے روانگی ہوئی۔ مسجد جامع القرآن، قرآن الکیڈمی، فیصل آباد میں ہونے والے اس اجتماع میں حلقہ اور ذمہ داران کا تعارف، کل رفقہ سے سوال و جواب کی نشست، بیعت مسنونہ، مختصر خطاب، ذمہ داران کا تعارف اور ان کے ساتھ سوال و جواب کی علیحدہ نشست کا اہتمام ہوا۔ کراچی واپسی کے لیے لاہور سے فلائٹ منسوخ ہو جانے کی وجہ سے اسلام آباد روانگی ہوئی۔

پیر 21 جولائی: صبح اسلام آباد سے کراچی روانگی ہوئی۔ شام میں تنظیمی امور کے حوالہ سے نائب امیر اور ناظم اعلیٰ صاحبان کے ساتھ ایک آن لائن اجلاس کی صدارت کی۔

بدھ 23 جولائی: ماہ اگست میں ہونے والی ”اتحاد اُمت اور پاکستان کی سالمیت“ مہم کے حوالہ سے رفقہ اور احباب کے لیے دو بینات کی ریکارڈنگ کرائی۔

معمول کی سرگرمیاں: نائب امیر صاحب سے مستقل آن لائن رابطہ رپورٹنگ تنظیمی امور انجام دیئے۔ نصاب قرآنی کے حوالہ سے بھی ذمہ دار یاں انجام دیں۔ معمول کی ریکارڈنگز کا اہتمام بھی ہوا۔

ضرورت رشتہ

لاہور میں رہائش پذیر ملک فیملی کو اپنی بیٹی، عمر 26 سال، تعلیم بی ایس سی ایل کمپیوٹر سائنس، قد 5'5"، خوب سیرت و صورت، صوم و صلوٰۃ کی پابند، امور خانہ داری میں ماہر کے لیے دینی مزاج کے حامل، تعلیم یافتہ برسر روزگار کے کارشتہ درکار ہے۔

برائے رابطہ: 0322-8947844

اشتہار دینے والے حضرات نوٹ کر لیں کہ ادارہ ہذا صرف اطلاعاتی رول ادا کرے گا اور رشتہ کے حوالے سے کسی قسم کی ذمہ داری قبول نہیں کرے گا۔

غزہ میں اسرائیلی فوجوں کی طرف سے بدترین تلویحی حملے

● غزہ پر ناجائز تصدیق ریاست اسرائیل کی طرف سے بدترین تلویحی حملے جاری ہیں، جس کے اثرات مستقبل میں بھی ناقابل تلافی ہوں گے، خواہ خوراک میسر بھی آجائے۔ آج 100 فیصد آبادی اس قابل نہیں ہے کہ کسی کو خون کا عطیہ دے سکے، کیونکہ ہر کوئی خود غذائی قلت کا شکار ہے۔ یہ تاریخ کا پہلا واقعہ ہے کہ کوئی جغرافیائی خطہ 100 فیصد خون کی درآمد پر مجبور ہو چکا ہے۔ پوری قوم دن بھر میں صرف ایک وقت کھانے پر مجبور ہے، اور بہت سے خاندان ہر تین دن میں صرف ایک بار کھانا کھا رہے ہیں۔ غزہ میں بھوک و قحط ایک المیہ ہے جسے دنیا نظر انداز کر رہی ہے۔ 67 بچے بھوک سے شہید ہو چکے ہیں، جن میں سے 10 بچے جنگ بندی کے بعد بھوک سے جان کی بازی ہار گئے۔ 85 فیصد فلسطینی بچے شدید غذائی قلت کے آخری درجے (پانچویں مرحلے) میں داخل ہو چکے ہیں۔ غزہ کی وزارت صحت کے ڈائریکٹر جنرل ڈاکٹر منیر البرش نے انکشاف کیا ہے کہ جنگ زدہ غزہ میں صرف گھروں کو نہیں بلکہ انسانی نسل کو نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ 2025 کے پہلے نصف میں صرف 17000 پیدائشوں کا اندراج ہوا، جبکہ 2022ء کی اسی مدت میں 29000 درج ہوئی تھیں۔ یعنی 41.4 فیصد کی خطرناک کمی ریکارڈ کی گئی۔ اس دوران 2600 حمل ضائع ہوئے، جو کل حمل 15.36 فیصد ہیں۔ 220 خواتین دوران حمل یا زچگی سے قبل جاں بحق ہوئیں۔ 21 نوزائیدہ بچے پہلے ہی دن زندگی کی بازی ہار گئے۔ 67 بچے پیدائشی فتاحوں کے ساتھ پیدا ہوئے۔ 2535 نوزائیدہ صحت کی پیچیدگیوں کی وجہ سے زمری میں داخل کیے گئے۔ 1600 بچے کم وزن کے ساتھ پیدا ہوئے۔ 1460 بچے وقت سے پہلے پیدا ہوئے۔ بین الاقوامی تنظیم "ڈاکٹر ز دوائے بارڈر" نے زور دے کر کہا ہے کہ کم از کم 12 ہزار فلسطینی ایسے ہیں جنہیں فوری طور پر غزہ سے باہر نکال کر علاج فراہم کرنے کی ضرورت ہے، کیونکہ محصور علاقے میں دوا ہے نہ سہولت اور نہ ہی زندگی کی رقم باقی بچی ہے۔ قابض اسرائیل نے 17 اکتوبر 2023ء سے اب تک غزہ میں جو نسل کشی مسلط کر رکھی ہے، اس میں صرف بمباری ہی نہیں بلکہ اجتماعی بھوک، جبری بے دخلی، ہتھیاروں کی تباہی اور بچوں و خواتین کا قتل عام شامل ہے۔ یہ درندگی انسانیت کے ماتھے پر بدنام داغ ہے اور عالمی ضمیر پر ایک بھاری قرض ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق غزہ کی اس ہولناک نسل کشی کے نتیجے میں اب تک ایک لاکھ پچاس ہزار سے زائد فلسطینی شہید یا زخمی ہو چکے ہیں۔ ان میں زیادہ تر بچے اور عورتیں شامل ہیں۔ گیارہ ہزار سے زائد فلسطینی اب بھی ملے تلے لاپتہ ہیں جن میں بچوں کی بڑی تعداد شامل ہے۔ میڈیا میں رپورٹ کیے جانے والے اعداد و شمار کے مطابق 17 اکتوبر 2023ء سے جاری اسرائیلی درندگی میں اب تک شہداء کی تعداد 58765 اور زخمیوں کی تعداد 140485 تک پہنچ چکی ہے۔ 18 مارچ 2025ء کے بعد سے 7938 شہداء اور 28444 زخمی رپورٹ ہو چکے ہیں۔

● غزہ کے مظلوم عوام کے ساتھ اظہارِ ہمدردی اور اسرائیلی قتلے کی جانب سے مسلط کردہ بھوک کی ظالمانہ پالیسی کے خلاف عالمی سطح پر اتوار 20 جولائی کو دنیا بھر میں عالمی احتجاج کیا گیا جس میں مظاہرین نے مطالبہ کیا کہ غزہ میں جاری نسل کشی کا فوری خاتمہ کیا جائے اور انسانی بنیادوں پر خوراک اور ادویات کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔

● بھارت: پاور پلانٹ لگانے کے لئے 2 ہزار مسلمان خاندان بے دخل: کوکن کروئیکل کے مطابق مودی سرکار کی آسام میں بھارتی تاریخ کی سب سے بڑی بے دخلی مہم جاری ہے۔ اڈانی گروپ کے تھرمل پاور پراجیکٹ کے لیے دو ہزار سے زائد مظلوم مسلمان خاندانوں کو ان کے گھروں سے نکالا گیا ہے۔ بے گھر افراد حکومت سے مکمل معاوضہ اور باوقار طریقے سے دوبارہ آباد کاری کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

● ممبئی ٹرین دھماکے: تمام 12 مسلمان بری ممبئی ہائی کورٹ نے 7 نومبر 2006ء کے ممبئی ٹرین دھماکوں میں سزا یافتہ تمام 12 افراد کو بری کر دیا۔ عدالت نے قرار دیا کہ استغاثان کے خلاف الزامات ثابت کرنے میں بری طرح ناکام رہا ہے، تمام ملزم مسلمان تھے جن میں سے 5 کو ٹرائل کورٹ نے سزائے موت اور 7 کو عمر قید سنائی تھی۔

● اسرائیل: یاہو حکومت کے خلاف ہزاروں افراد کا احتجاج: یقین یاہو حکومت کے خلاف تل ابیب میں ہزاروں اسرائیلیوں نے فوجی ہیڈ کوارٹر کے سامنے احتجاج کیا۔ مظاہرین نے حکومت کے خلاف نعرے لگائے اور حساس سڑکوں پر گداز کر کے اور یرغالیوں کو ہار کرنے کا مطالبہ کیا۔ دریں اثنا مذہبی جماعت "شاس" یاہو حکومت سے علیحدہ ہو گئی ہے۔

● شام: وزارت دفاع پراسرار ٹیکسٹ: اسرائیلی فوج نے دارالحکومت دمشق میں شامی جنرل اسلاف بیزگوار، وزارت دفاع کے کفارت و قہر شعبہ کے ارد گرد شدید بمباری کی۔ شام کی وزارت صحت کے مطابق اس حملے میں 3 افراد شہید، 34 زخمی ہوئے ہیں۔ اس سے قبل اسرائیلی شام کے سرحدی شہر سیدا میں اسرائیلی آواز دھڑکنے والے فوجی حملات کو دواؤں کے 99 افراد کو ہلاک کر چکا ہے۔ ان حملات کو روکنے کے لیے شامی فوج کو پوزیشن سنبھالنا پڑی تھی۔

● متحدہ عرب امارات: افغان باشندوں کی بے دخلی شروع: پاکستان اور ایران کے بعد متحدہ عرب امارات نے بھی ان افغان باشندوں کو واپس افغانستان بھیجنا شروع کر دیا جو افغانستان میں افغان طالبان حکومت کے قیام کے بعد ملک سے فرار ہوئے تھے۔

● یمن: غزہ میں انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزی باعث شرم: شاہ فلپ: سیاسی بیانات سے اجتناب کرنے والے بین الاقوامی تنظیم کے باوجود شاہ فلپ نے کہا ہے کہ غزہ میں انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزی انسانیت کے لیے شرم کا مقام ہے۔

● امارات اسلامیہ افغانستان: توہین رسالت کے مجرم کو سزائے موت: وزارت امر بالمعروف و نہی عن المنکر نے اعلان کیا ہے کہ صوبہ پکتیا میں شریعت اور غیر اسلامی قوانین کی گستاخی کے الزام میں عبدالعلیم خاموش نامی شخص کو سزائے موت سنائی گئی ہے۔ یہ پہلا موقع ہے کہ افغان طالبان کے 4 سالہ دور اقتدار میں کسی کو سب سے زیادہ توہین مذہب پر سزائے موت سنائی گئی ہے۔

● سعودی عرب: خانہ کعبہ کا سالانہ غسل: مسجد الحرام میں غسل کعبہ کی سالانہ تقریب میں خادم الحرمین الشریفین شاہ سلمان بن عبد العزیز کی نیابت کرتے ہوئے گورنر مکہ مکرمہ اور آئمہ کرام سمیت دیگر اہم شخصیات اور غیر ملکی سفراء بھی شریک ہوئے۔ اس موقع پر شہزادہ 40 لیٹل آرم زرم اور عرق گلاب سے بیت اللہ کی اندرونی دیواروں اور فرش کو غسل دیا اور داخلہ ادا کیے۔

● بنگلہ دیش: فضائیہ کا طیارہ کانچ پر گرنے سے 31 افراد جاں بحق، 50 زخمی: دارالحکومت ڈھاکہ کے شمالی علاقے اترا میں ایئر فورس کا ترقیتی طیارہ کانچ اور اسکول پر گر کر تباہ ہو گیا، جس کے نتیجے میں بچوں سمیت 31 افراد جاں بحق اور 50 سے زائد زخمی ہو گئے۔

تحقیق: خالد نجیب خان (معاون مرکزی شعبہ نشر و اشاعت)

cannot bring a millennia-old civilization state to its knees.

Nevertheless, it is now evident that Israel's illusion of regional supremacy and "aggression at will" is founded on destabilizing Iran, followed by other regional powers – resulting in instability, division, and chaos in Muslim West Asia. This is neither in the interest of the countries in the region nor of our friends in China and Russia, whose national interests are founded on stability; nor is it compatible with the US and Europe's global pivot agenda. Yet Netanyahu and his hypocritical "Bibi-Firsters" in the West have shown that they are callous enough to engulf the world in "forever wars" to prolong their corrupt political careers and expansionist delusions – founded on apartheid, genocide, and aggression against Arab neighbors in the region – coupled with blackmail, never-ending scandals, and extortion in the West. The international community needs to immediately address this fundamental threat to regional and global peace and security, which also endangers the national interests of almost all countries and the prosperity and welfare of the people of the region and beyond. I have personally witnessed, in more than four decades of diplomacy – including well-documented Israeli obstructions in the negotiations for the exchange of American hostages in Lebanon with Lebanese and Palestinian hostages in Israel in 1991 – that the Israeli political establishment has been, and always will be, willing to sacrifice the treasure, freedom, and blood of its closest allies for even the most trivial gains. Anyone harboring the illusion that Israel will provide them with help and security will one day wake up to the ugly reality that they have been ruthlessly erected as Israel's first line of defense, without any reciprocity. The essential pillar of Netanyahu's policy is chaos, discord, and instability. The only real "existential threat" – to him – is regional cooperation: Be it the establishment of a zone free from nuclear and other weapons of mass destruction in the Middle East – called for by the UNGA consistently since 1974 – or the establishment of a regional security and

cooperation scheme in the Strait of Hormuz region, called for in paragraph 8 of Security Council Resolution 598 in 1987. As Hamad bin Jassim bin Jaber Al Thani, the former prime minister of Qatar, has warned, our region – and indeed the entire world, including the permanent members of the Security Council – cannot prosper under the persistent shadow of Israeli domestic politics driving regional adventurism. It is high time for the UNSC to take practical measures to create a regional framework for dialogue, confidence-building, and cooperation among countries of the Hormuz region or Muslim West Asia, with a proper umbrella of global guarantees from the UNSC and its permanent members. Iran has offered ideas such as the Hormuz Peace Endeavour (HOPE) in 2019 or the Muslim West Asian Dialogue Association (MWADA) in 2024. Everyone in our region and beyond has a very high stake in thwarting the agenda of regional destabilization. Other countries in the HOPE or MWADA region, including Bahrain, Egypt, Iraq, Jordan, Kuwait, Oman, Qatar, Saudi Arabia, Syria, Türkiye, the United Arab Emirates and Yemen, who have now seen some of the horrifying realities of Israel's concocted dangerous future, should take the matter in their own hands, present individual or joint initiatives, improve Iranian proposals or provide plans of their own, and collectively and without further delay ask the UNSC to adopt a resolution for regional arrangements drafted primarily by the countries of this region. The lesson of the past 10 years since the conclusion of JCPOA must have illustrated to everyone that coercion will ultimately harm even its initiators. Diplomacy for a future of common vision, hope and positive-sum outcome is, has always been, and will forever remain the only reasonable way. Time is of the essence.

About the Author: Javad Zarif is a Professor of Global Studies at University of Tehran. Former Vice President and Foreign Minister of Iran and the co-architect of Iran nuclear deal.

Courtesy: <https://www.aljazeera.com/opinions/2025/7/15/build-regional-stability-from-the-ashes-of-netanyahus-war-on-jcboa>



ضرورت کی پیروی آپریٹر

شعبہ نظامت، دارالاسلام، مرکز تنظیم اسلامی ملتان روڈ لاہور میں کمیونٹی آپریٹر کی ضرورت ہے جو Inpage اور MS-Excel میں کام کرنے کا تجربہ رکھتا ہو۔ کورل ڈراما میں تجربہ اضافی قابلیت شمار ہوگا۔ تنظیم اسلامی کے رفقا کو ترجیح دی جائے گی۔ درخواست گزار اپنی CV مرکز تنظیم کے ای میل markaz@tanzeem.org پر ارسال کریں۔

Build regional stability from the ashes of Netanyahu's war on JCPOA

By: Javad Zarif

Ten years ago, on July 14, I joined my counterparts from China, France, Germany, Russia, the United Kingdom, the United States and the European Union to announce the conclusion of a unique achievement of diplomacy, bringing a peaceful end to an unnecessary crisis founded on lies and a blatant policy of securitization to divert global attention from the real nuclear threat to peace in West Asia. The entire world celebrated the conclusion of the Iran nuclear deal, officially known as the Joint Comprehensive Plan of Action (JCPOA), except for Israeli Prime Minister Benjamin Netanyahu and other leaders in the Israeli nuclear apartheid regime, who saw – and continue to see – peace and stability as the only real “existential threat”, and who publicly pledged to destroy the deal. Today, some of our successors are clamoring to deal with the aftermath of an aggression against Iran, right in the middle of new nuclear negotiations. This aggression came from the rogue, non-NPT (the Treaty on the Non-Proliferation of Nuclear Weapons) possessor of nuclear weapons in West Asia – Israel. It targeted safeguarded nuclear facilities of an NPT member and coupled the act with other war crimes by targeting civilian quarters, childcare centers, scientists, and off-duty military commanders. The butcher of Gaza went even further with Israel's latest aggression and broke a millennia-old tradition by targeting national leaders. This indicated a clear and publicly stated attempt to bring chaos and instability to the entire region. The only power to have ever used nuclear weapons – the US – rushed to the aid of this rogue aggressor as its campaign began to falter. In a reckless and unlawful move, it targeted Iran's nuclear facilities in a futile attempt to halt the country's peaceful nuclear progress – much of which, ironically, was achieved

after the US unilaterally withdrew from the JCPOA. At the same time, the successors of my E3/EU counterparts – the representatives of France, Germany, and the UK, along with the EU, have been simultaneously boasting about “Netanyahu doing their dirty work”, and threatening, in absolute bad faith, to invoke the “dispute resolution mechanism” in the JCPOA and United Nations Security Council (UNSC) Resolution 2231, which legally endorsed the nuclear deal. They do so while they have, in words and deeds, terminated their status as JCPOA participants by disavowing the most fundamental pillar of the JCPOA, in calling for the dismantlement of Iran's peaceful enrichment program – while embarrassingly failing to fulfil, even minimally, their own economic and financial obligations towards Iran through at least seven of the past 10 years.

On July 20, 2021, I argued against the ability of the E3/EU to invoke the JCPOA “dispute resolution mechanism” – erroneously and self-servingly called “snapback”, a term that was never used in the JCPOA or UNSC Resolution 2231 – in my 140-page letter to the Secretary-General of the UN, which was circulated as UN General Assembly (UNGA) document A/75/968 and Security Council document S/2021/669. My well-documented legal arguments have now been further strengthened by the more recent statements and actions of the E3/EU, in which they have clearly terminated their status as “JCPOA Participants”. The Iranian armed forces, relying on home-grown military capability, have once again destroyed the myth of Israeli invincibility, exposing the thin skin of the bully. At the same time, the brave and proud Iranian people thwarted the delusion of Netanyahu and his cohorts to dismember Iran. Once again, Iran proved that even two nuclear powers, combined,

MULTICAL-1000

Calcium + Vitamin C & B12 + Folic Acid (Sachets)

**MULTICAL-1000 CONTAINS
XTRA CALCIUM****Takes you away from
Malaise & Fatigue****NABIQASIM INDUSTRIES (PVT) LTD**6th Floor, Commerce Centre, Hazrat Mohani Road, Karachi-Pakistan
Email: info@nabiqasim.com website: www.nabiqasim.com UAN 111-742-762**Health**
Devotion